

سلام میں غزل کا مقام



علامہ مولانا عبدالمصطفیٰ عظیمی

مکتبہ جمال کرم لاہور



معاملات

معاملات نہ ہوں مگر درست انسان کے

تو جانور سے بھی بدتر ہے آدمی کی حیات

عورت کیا ہے؟

عورت: خدا کی بڑی بڑی نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت ہے۔

عورت: دنیا کی آباد کاری اور دینداری میں مردوں کے ساتھ تقریباً برابر کی شریک ہے۔

عورت: مرد کے دل کا سکون، روح کی راحت، ذہن کا اطمینان، بدن کا چین ہے۔

عورت: دنیا کے خوبصورت چہرہ کی ایک آنکھ ہے۔ اگر عورت نہ ہوتی تو دنیا کی صورت کافی

ہوتی۔

عورت: حضرت آدم علیہ السلام و حضرت حوا علیہا السلام کے سوا تمام انسانوں کی "ماں" ہے

اس لئے وہ سب کے لئے قابل احترام ہے۔

عورت: کا وجود انسانی تمدن کے لئے بے حد ضروری ہے۔ اگر عورت نہ ہوتی تو مردوں کی

زندگی جنگلی جانوروں سے بدتر ہوتی۔

عورت: بچپن میں بھائی بہنوں سے محبت کرتی ہے۔ شادی کے بعد شوہر سے محبت کرتی

ہے۔ ماں بن کر اپنی اولاد سے محبت کرتی ہے۔ اس لئے عورت دنیا میں پیار و محبت کا ایک "تاج

محل" ہے۔

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

عورت اسلام سے پہلے

اسلام سے پہلے عورتوں کا حال بہت خراب تھا۔ دنیا میں عورتوں کی کوئی عزت و وقعت ہی نہیں تھی۔ مردوں کی نظر میں اس سے زیادہ عورتوں کی کوئی حیثیت ہی نہیں تھی کہ وہ مردوں کی نفسانی خواہش پوری کرنے کا ایک "کھلونا" تھیں، عورتیں دن رات مردوں کی قسم قسم کی خدمت کرتی تھیں۔ اور طرح طرح کے کاموں سے یہاں تک کہ دوسروں کی محنت مزدوری کر کے جو کچھ کماتی تھیں وہ بھی مردوں کو دے دیا کرتی تھیں مگر ظالم مرد پھر بھی ان عورتوں کی کوئی قدر نہیں کرتے تھے۔ بلکہ جانوروں کی طرح ان کو مارتے پینتے تھے۔ ذرا ذرا سی بات پر عورتوں کے کان ناک وغیرہ اعضاء کاٹ لیا کرتے تھے اور کبھی کبھی قتل بھی کر ڈالتے تھے۔ عرب کے لوگ لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے اور باپ کے مرنے کے بعد اس کے لڑکے جس طرح باپ کی جائیداد اور سامان کے مالک ہو جایا کرتے تھے اسی طرح اپنے باپ کی بیویوں کے بھی مالک بن جایا کرتے تھے اور ان عورتوں کو زبردستی لونڈیاں بنا کر رکھ لیا کرتے تھے۔ عورتوں کو ان کے ماں باپ، بھائی، بہن یا شوہر کی میراث میں سے کوئی حصہ نہیں ملتا تھا نہ عورتیں کسی چیز کی مالک ہوا کرتی تھیں۔ عرب کے بعض قبیلوں میں یہ ظالمانہ دستور تھا کہ بیوہ ہو جانے کے بعد عورتوں کو گھر سے باہر نکال کر ایک چھوٹے سے تنگ و تاریک جھونپڑے میں ایک سال تک قید میں رکھا جاتا تھا۔ وہ جھونپڑے سے باہر نہیں نکل سکتی تھیں، نہ غسل کرتی تھیں، نہ کپڑے بدل سکتی تھیں۔ کھانا پانی، اور اپنی ساری ضرورتیں اسی جھونپڑے میں پوری کرتی تھیں۔ بہت سی عورتیں تو گھٹ گھٹ کر مر جاتی تھیں اور جو زندہ بچ جاتی تھیں تو ایک سال کے بعد ان کے آنچل میں اونٹ کی یٹکنیاں ڈال دی جاتی تھیں اور ان کو مجبور کیا جاتا تھا کہ وہ کسی جانور کے بدن سے اپنے بدن

کو گزریں پھر سارے شہر کا اسی گندے لباس میں چکر لگائیں اور ادھر ادھر اونٹ کی بیچنیاں بچھکتی
 ہوئی چلتی رہیں۔ یہ اس بات کا اعلان ہوتا تھا کہ ان عورتوں کی عدت ختم ہو گئی ہے۔ اسی طرح
 کی دوسری بھی طرح طرح کی خراب اور تکلیف دہ رسمیں تھیں جو غریب عورتوں کے لئے
 مصیبتوں اور بلاؤں کا پہاڑ بنی ہوئی تھیں اور بے چاری مصیبت کی ماری عورتیں گھٹ گھٹ کر اور
 رو رو کر اپنی زندگی کے دن گزرتی تھیں اور ہندوستان میں تو بیوہ عورتوں کے ساتھ ایسے ایسے درد
 ناک ظالمانہ سلوک کئے جاتے تھے کہ جن کو سوچ سوچ کر کلیجہ منہ کو آ جاتا ہے۔ ہندو دھرم میں ہر
 عورت کے لئے فرض تھا کہ وہ زندگی بھر قسم قسم کی خدمتیں کر کے ”پتی پوجا“ (شوہر کی پوجا)
 کرتی رہے اور شوہر کی موت کے بعد اس کی ”چتا“ کی آگ کے شعلوں پر زندہ لیت کر ”ستی“
 ہو جائے یعنی شوہر کی لاش کے ساتھ زندہ عورت بھی جل کر راکھ ہو جائے۔ غرض پوری دنیا میں
 بے رحم اور ظالم مرد عورتوں پر ایسے ایسے ظلم و ستم کے پہاڑ توڑتے تھے کہ ان ظلموں کی داستان سن
 کر ایک درد مند انسان کے سینے میں رنج و غم سے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ ان مظلوم اور
 بیکس عورتوں کی مجبوری والا چاری کا یہ عالم تھا کہ سماج میں نہ ان عورتوں کے کوئی حقوق تھے نہ ان
 کی مظلومیت پر داد و فریاد کے لئے کسی قانون کا کوئی سہارا تھا۔ ہزاروں برس تک یہ ظلم و ستم کی
 ماری دکھیری عورتیں اپنی اس بیکسی اور لا چاری پر روتی بلبلاتی اور آنسو بہاتی رہیں مگر دنیا میں
 کوئی بھی ان عورتوں کے زخموں پر مرہم رکھنے والا اور ان کی مظلومیت کے آنسوؤں کو پونچھنے والا
 دور دور تک نظر نہیں آتا تھا۔ نہ دنیا میں کوئی بھی ان کے دکھ درد کی فریاد کو سننے والا تھا نہ کسی کے
 دل میں ان عورتوں کے لئے بال برابر بھی رحم و کرم کا کوئی جذبہ تھا۔ عورتوں کے اس حال زار پر
 انسانیت رنج و غم سے بے چین اور بے قرار تھی مگر اس کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں تھا
 کہ وہ رحمت خداوندی کا انتظار کرے کہ ارحم الراحمین غیب سے کوئی ایسا سامان پیدا فرما دے کہ
 اچانک ساری دنیا میں ایک انوکھا انقلاب نمودار ہو جائے اور لا چار عورتوں کا سارا دکھ درد دور
 ہو کر ان کا بیڑا پار ہو جائے چنانچہ رحمتہ اللعالمین کی رحمت کا آفتاب جب طلوع ہو گیا تو ساری

دنیا نے اچانک یہ محسوس کیا کہ

جہاں تاریک تھا، ظلمت کدہ تھا، سخت کالا تھا

کوئی پردے سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اجالا تھا

عورت اسلام کے بعد

جب ہمارے رسول رحمت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ خدا کی طرف سے دین اسلام لے کر تشریف لائے تو دنیا بھر کی ستائی ہوئی عورتوں کی قسمت کا ستارہ چمک اٹھا اور اسلام کی بدولت ظالم مردوں کے ظلم و ستم سے کھلی اور روندی ہوئی عورتوں کا درجہ اس قدر بلند و بالا ہو گیا کہ عبادات و معاملات بلکہ زندگی اور موت کے ہر مرحلہ اور ہر موڑ پر عورتیں مردوں کے دوش بدوش کھڑی ہو گئیں اور مردوں کی برابری کے درجہ پر پہنچ گئیں۔ مردوں کی طرح عورتوں کے بھی حقوق مقرر ہو گئے۔ اور ان کے حقوق کی حفاظت کے لئے خداوندی قانون آسمان سے نازل ہو گئے۔ اور ان کے حقوق دلانے کے لئے اسلامی قانون کی ماتحتی میں عدالتیں قائم ہو گئیں۔ عورتوں کو مالکانہ حقوق حاصل ہو گئے چنانچہ عورتیں اپنے مہر کی رقموں، اپنی تجارتوں، اپنی جائیدادوں کی مالک بنادی گئیں اور اپنے ماں باپ، بھائی بہن، اولاد اور شوہروں کی میراثوں کی وارث قرار دی گئیں۔ غرض وہ عورتیں جو مردوں کی جوتیوں سے زیادہ ذلیل و خوار، اور انتہائی مجبور و لاچار تھیں وہ مردوں کے دلوں کا سکون اور ان کے گھروں کی ملکہ بن گئیں چنانچہ قرآن مجید نے صاف صاف لفظوں میں اعلان فرما دیا کہ

خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَرَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ إِنَّكُمْ بِهِ تَكُونُونَ

كَرْدِیْں تَا كَدِیْنِ اِنْ سَكْنِیْنِ حَاصِلِ هُو اَوْ اِسْ نَے

جَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً ۚ تَهْمَارے درمیان محبت و شفقت پیدا کر دی۔

اب کوئی مرد بلاوجہ نہ عورتوں کو مار پیٹ سکتا ہے، نہ ان کو گھروں سے نکال سکتا ہے نہ کوئی ان

کے مال و اسباب یا جائیدادوں کو چھین سکتا ہے، بلکہ ہر مرد مذہبی طور پر عورتوں کے حقوق ادا

کرنے پر مجبور ہے چنانچہ خداوند قدوس نے قرآن مجید میں فرمایا کہ

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ عورتوں کے مردوں پر ایسے ہی حقوق ہیں جیسے
بِالْمَعْرُوفِ (سورۃ بقرہ رکوع 28) مردوں کے عورتوں پر، اچھے سلوک کے ساتھ۔

اور مردوں کے لئے یہ فرمان جاری فرمادیا کہ

وَعَابَسُواْ مَنَ بِالْمَعْرُوفِ اور اچھے سلوک سے عورتوں کے ساتھ زندگی
(سورہ نساء رکوع 3) بسر کرو۔

تمام دنیا دیکھ لے کہ دین اسلام نے میاں بیوی کی اجتماعی زندگی کی صدارت اگرچہ مرد کو عطا فرمائی ہے اور مردوں کو عورتوں پر حاکم بنا دیا ہے تاکہ نظام خانہ داری میں اگر کوئی بڑی مشکل آن پڑے تو مرد اپنی خداداد طاقت و صلاحیت سے اس مشکل کو حل کر دے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ جہاں مردوں کے کچھ حقوق عورتوں پر واجب کر دیئے ہیں۔ وہاں عورتوں کے بھی کچھ حقوق مردوں پر لازم ٹھہرا دیئے ہیں اس لئے عورت اور مرد دونوں ایک دوسرے کے حقوق میں جکڑے ہوئے ہیں تاکہ دونوں ایک دوسرے کے حقوق کو ادا کر کے اپنی اجتماعی زندگی کو شادمانی و مسرت کی جنت بنادیں۔ اور نفاق و شقاق اور لڑائی جھگڑوں کے جہنم سے ہمیشہ کے لئے آزاد ہو جائیں۔

عورتوں کو درجات و مراتب کی اتنی بلند منزلوں پر پہنچا دینا، یہ حضور نبی رحمت ﷺ کا وہ احسان عظیم ہے کہ تمام دنیا کی عورتیں اگر اپنی زندگی کی آخری سانس تک اس احسان کا شکر یہ ادا کرتی رہیں پھر بھی وہ اس عظیم الشان احسان کے شکر گزاری کے فرض سے سبکدوش نہیں ہو سکتیں۔ سبحان اللہ! تمام دنیا کے محسن اعظم حضور نبی اکرم ﷺ کی شان رحمت کا کیا کہنا!

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا وہ اپنے پرانے کا غم کھانے والا

فقہروں کا مادی ضعیفوں کا ملجی!

قیہوں کا والی غلاموں کا موتی!

عورت کی زندگی کے چار دور

عورت کی زندگی کے راستے میں یوں تو بہت سے موڑ آتے ہیں، مگر اس کی زندگی کے چار دور خاص طور پر قابل ذکر ہیں:

(1) عورت کا بچپن (2) عورت بالغ ہونے کے بعد

(3) عورت بیوی بن جانے کے بعد (4) عورت ماں بن جانے کے بعد۔

اب ہم عورت کے ان چاروں زمانوں کا اور ان وقتوں میں عورت کے فرائض اور اس کے حقوق کا مختصر تذکرہ صاف صاف لفظوں میں تحریر کرتے ہیں، تاکہ ہر عورت ان حقوق و فرائض کو ادا کر کے اپنی زندگی کو دنیا میں بھی خوشحال بنائے اور آخرت میں بھی جنت کی لازوال نعمتوں اور دولتوں سے سرفراز و مالا مال ہو جائے۔

1- عورت کا بچپن

عورت بچپن میں اپنے ماں باپ کی پیاری بیٹی کہلاتی ہے۔ اس زمانے میں جب تک وہ نابالغ بچی رہتی ہے، شریعت کی طرف سے نہ اس پر کوئی چیز فرض ہوتی ہے نہ اس پر کسی قسم کی ذمہ داریوں کا کوئی بوجھ ہوتا ہے۔ وہ شریعت کی پابندیوں سے بالکل آزاد رہتی ہے اور اپنے ماں باپ کی پیاری اور لازمی بیٹی بنی ہوئی کھاتی چتی، پہنتی اور دھتی، اور ہنستی کھیلتی رہتی ہے اور وہ اس بات کی حقدار ہوتی ہے کہ ماں باپ، بھائی بہن اور سب رشتہ ناطہ والے اس سے پیار و محبت کرتے رہیں اور اس کی دل بستگی اور دل جوئی میں لگے رہیں اور اس کی صحت و صفائی، اور اس کی عافیت اور بھلائی میں ہر قسم کی انتہائی کوشش کرتے رہیں تاکہ وہ ہر قسم کی فکروں اور رنجوں سے فارغ البال، اور ہر وقت خوش و غرم اور خوش حال رہے۔ جب وہ کچھ بولنے لگے تو ماں باپ پر لازم ہے کہ اس کو اللہ و رسول کا نام سنائیں پھر اس کو کلمہ وغیرہ پڑھائیں۔ جب وہ کچھ

اور زیادہ سمجھ دار ہو جائے تو اس کو صفائی ستھرائی کے ڈھنگ اور سلیقے سکھائیں۔ اس کو نہایت پیار و محبت اور نرمی کے ساتھ انسانی شرافتوں کی باتیں بتائیں اور اچھی اچھی باتوں کا شوق، اور بری باتوں سے نفرت دلانیں۔ جب پڑھنے کے قابل ہو جائے تو سب سے پہلے اس کو قرآن شریف پڑھائیں جب کچھ اور زیادہ ہوشیار ہو جائے تو اس کو پاکی و ناپاکی، وضو و غسل وغیرہ کا اسلامی طریقہ بتائیں اور ہر بات اور ہر کام میں اس کو اسلامی آداب سے آگاہ کرتے رہیں۔ جب وہ سات برس کی ہو جائے تو اس کو نماز وغیرہ ضروریات دین کی باتیں تعلیم کریں اور پردہ میں رہنے کی عادت سکھائیں اور برتن دھونے، کھانے پکانے، سینے پر دھونے اور چھوٹے موٹے گھریلو کاموں کا ہنر بتائیں اور عملی طور پر اس سے یہ سب کام لیتے رہیں اور اس کی کابلی اور لا پرواہی اور شرارتوں پر روک ٹوک کرتے رہیں اور خراب عورتوں اور بد چلن گھرانوں کے لوگوں سے میل جول پر پابندی لگا دیں اور ان لوگوں کی صحبت سے بچاتے رہیں۔ عاشقانہ اشعار اور گیتوں، اور عاشقی معشوقی کے مضامین کی کتابوں سے بچانے اور کھیل تماشوں سے دور رکھیں، تاکہ بچیوں کے اخلاق و عادات اور چال چلن خراب نہ ہو جائیں۔ جب تک بچی بالغ نہ ہو جائے ان باتوں کا دھیان رکھنا ہر ماں باپ کا اسلامی فرض ہے۔ اگر ماں باپ اپنے ان فرائض کو پورا نہ کریں گے تو وہ سخت گناہگار ہوں گے!

2- عورت جب بالغ ہو جائے

جب عورت بالغ ہو گئی تو اللہ و رسول (جل جلالہ و علیہ السلام) کی طرف سے شریعت کے تمام احکام کی پابند ہو گئی۔ اب اس پر نماز و روزہ اور حج و زکوٰۃ کے تمام مسائل پر عمل کرنا فرض ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کے حقوق اور بندوں کے حقوق کو ادا کرنے کی وہ ذمہ دار ہو گئی۔ اب اس پر لازم ہے کہ وہ خدا کے تمام فرضوں کو ادا کرے اور چھوٹے بڑے تمام گناہوں سے بچتی رہے اور یہ بھی اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنے ماں باپ اور بڑوں کی تعظیم و خدمت بجالائے اور اپنے چھوٹے بھائیوں، بہنوں اور دوسرے عزیز و اقارب سے پیار و محبت کرے۔ پڑوسیوں اور رشتے

ناطے کے تمام چھوٹے، بڑوں کے ساتھ ان کے مراتب و درجات کے لحاظ سے نیک سلوک اور
 اچھا برتاؤ کرے۔ اچھی اچھی عادتیں سیکھے اور تمام خراب عادتوں کو چھوڑ دے اور اپنی زندگی کو
 پورے طور پر اسلامی سانچے میں ڈھال کر بھی کئی پابند شریعت اور ایمان والی عورت بن جائے
 اور اس کے ساتھ ساتھ محنت و مشقت اور صبر و رضا کی عادت ڈالے مختصر یہ کہ شادی کے بعد اپنے
 اوپر آنے والی تمام گھریلو ذمہ داریوں کی معلومات حاصل کرتی رہے اور شوہر والی عورت کو کس
 طرح اپنے شوہر کے ساتھ نباہ اور اپنا گھر سنبھالنا چاہئے۔ اس کو اپنی ماں اور بڑی بوڑھی عورتوں
 سے پوچھ پوچھ کر اس کا ڈھنگ اور سلیقہ سیکھے اور اپنے رہن سہن اور چال چلن کو اس طرح
 سدھارے اور سنوارے کہ نہ شریعت میں گنہگار ٹھہرے، نہ برادری، و سماج میں کوئی اس کو طعنہ
 مار سکے۔ کھانے پینے، پہنے اوز پہننے، سونے جاگنے، بات چیت غرض ہر کام، ہر بات میں جہاں
 تک ہو سکے خود تکلیف اٹھائے مگر گھر والوں کو آرام و راحت پہنچائے۔ بغیر ماں باپ کی اجازت
 کے نہ کوئی سامان اپنے استعمال میں لائے نہ کسی دوسرے کو دے نہ گھر کا ایک پیسہ یا ایک دانہ
 ماں باپ کی اجازت کے بغیر خرچ کرے، نہ بغیر ماں باپ سے پوچھے کسی کے گھر یا ادھر ادھر
 جائے۔ غرض ہر کام ہر بات میں ماں باپ کی اجازت اور رضا مندی کو اپنے لئے ضروری سمجھے۔
 کھانے پکانے، سینے پردے، اپنے بدن، اپنے کپڑے اور مکان و سامان کی صفائی غرض سب
 گھریلو کام دھندوں کا ڈھنگ سیکھ لے اور اس کی عملی عادت ڈال لے تاکہ شادی کے بعد اپنے
 سسرال میں نیک نامی کے ساتھ زندگی بسر کرے اور میکہ والوں اور سسرال والوں کے دونوں
 گھروں کی چیمٹی و پیاری بنی رہے۔

پردہ کا خاص طور پر خیال و دھیان رکھے۔ غیر محرم مردوں اور لڑکوں کے سامنے آنے جانے،
 تاک جھانک اور ہلسی مذاق سے اجتنابی پر مہیز رکھے۔ عاشقانہ اشعار، اخلاق کو خراب کرنے والی
 کتابوں اور رساں اخبارات کو ہرگز نہ دیکھے۔ بدکردار اور بے حیا عورتوں سے بھی پردہ کرے
 اور ہرگز کبھی ان سے میل جول نہ رکھے۔ کھیل تماشوں سے دور رہے اور مذہبی کتابیں خصوصاً

سیرت المصطفیٰ ﷺ و سیرت رسول عربی ﷺ، تمہید ایمان اور میلاد شریف کی کتابیں مثلاً زبیدہ المیلا وغیرہ اہل سنت علماء کی تصنیفات پڑھتی رہے۔

فرض عبادتوں کے ساتھ نقلی عبادتیں بھی کرتی رہے۔ مثلاً تلاوت قرآن و تسبیح فاطمہ و میلاد شریف پڑھتی پڑھاتی رہے اور گیارہویں شریف و بارہویں شریف و محرم شریف وغیرہ کی نیاز و فاتحہ بھی کرتی رہے کہ ان اعمال سے دنیا و آخرت کی بے شمار برکتیں حاصل ہوتی ہیں جو لوگ ان کاموں کو بدعت بتا کر ان سے روکتے ہیں ہرگز ہرگز ان کی بات نہ سنے اور اہل سنت و جماعت کے عقائد و اعمال پر نہایت مضبوطی کے ساتھ قائم رہے۔

3- عورت شادی کے بعد

نکاح :- جب لڑکی بالغ ہو جائے تو ماں باپ کو لازم ہے کہ جلد از جلد مناسب رشتہ تلاش کر کے اس کی شادی کر دیں۔ رشتہ کی تلاش میں خاص طور پر اس بات کا دھیان رکھنا ہے کہ ضروری ہے کہ ہرگز ہرگز کسی بد مذہب کے ساتھ رشتہ نہ ہونے پائے۔ بلکہ دیندار اور پابند شریعت اور مذہب اہل سنت کے پابند کو اپنی رشتہ داری کے لئے منتخب کریں۔ بخاری و مسلم کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت سے شادی کرنے میں چار چیزیں دیکھی جاتی ہیں (1) دولت مندی (2) خاندانی شرافت (3) خوب صورتی (4) دینداری لیکن تم دینداری کو ان سب چیزوں پر مقدم سمجھو (مشکوٰۃ ج 2 ص 227 مجتہبی)۔

اولاد کی تمنا اور اپنی ذات کو بدکاری کی نیت سے بچانے کے لئے نکاح کرنا سنت اور بہت بڑے اجر و ثواب کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا کہ:

وَأَنْكِحُوا الْأَبَامَىٰ مِنْكُمْ وَالضَّالِّحِينَ مِنْ بَنِيكُمْ لِكُلِّ غَيْرٍ ذِي عِلٍّ وَأَمَّا بَنُوكُمْ
عِبَادُكُمْ وَأَمَّا بَنُوكُمْ
اور اپنے نیک چلن خاندانوں اور لونڈیوں کا بھی نکاح کر دو۔
(پارہ نمبر 18 رکوع 10)

حدیث شریف میں ہے کہ تو رات شریف میں لکھا ہے کہ..... جس شخص کی لڑکی بارہویں کی

عمر کو پہنچ گئی اور اس نے اس لڑکی کا نکاح نہیں کیا اور وہ لڑکی بدکاری سے گناہ میں پڑ گئی تو اس کا گناہ لڑکی والے کے سر پر بھی ہوگا۔ (مشکوٰۃ ج 2 ص 271 تہذیبی)

دوسری حدیث شریف میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے تین شخصوں کی عداوت اپنے ذمہ کر لی ہے (1) وہ عداوت جو اپنے آقا سے آزار ہوئے کے لئے کسی قدر رقت دار کرنے کا عہد کرے اور اپنے عہد کو پورا کرے کی نیت رکھتا ہو (2) خدا کی راہ میں جہاد کرنے والا (3) وہ نکاح کرے والا یا نکاح کرنے والی جو نکاح کے طریقہ حرام کاری سے بچنا چاہتا ہو۔" (مشکوٰۃ ج 2 ص 227 تہذیبی)

عورت جب تک اس کی شادی نہیں ہوتی وہ اپنے ماں باپ کی بیٹی نہ جانتی ہے مگر شادی ہو جائے کے بعد عورت اپنے شوہر کی بیوی بن جاتی ہے اور اب اس کے فرائض اور اس کی ذمہ داریاں پہلے سے بہت زیادہ بڑھ جاتی ہیں۔ وہ تمام حقوق و فرائض جو بالغ ہوئے سے بعد عورت پر لازم ہو گئے تھے اب ان کے حدود شوہر کے حقوق کا بھی بہت بڑا جوہ عورت کے سر پر آجاتا ہے جس کا ادا کرنا ہر عورت کے لئے بہت ہی بڑا فریضہ ہے۔ یاد رکھو کہ شوہر کے حقوق کو اگر عورت نہ ادا کرے گی تو اس کی دنیاوی زندگی تباہ و برباد ہو جائے گی اور آخرت میں وہ دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جلتی رہے گی اور اس کی قبر میں سائب پتھروں کو ڈالتے رہیں گے اور وہ دونوں جہان میں دلیل و خوار اور طرح طرح کے عذابوں میں گرفتار رہے گی۔ اس لئے شریعت کے حکم کے مطابق ہر عورت پر فرض ہے کہ وہ اپنے شوہر کے حقوق کو ادا کرتی رہے اور نہ بھولے اپنے شوہر کی فرماں برداری و خدمت گزاری کرتی رہے۔

شوہر کے حقوق - اللہ تعالیٰ نے شوہروں کو بیویوں پر حاکم بنایا ہے اور بہت بڑی بزرگی دی ہے۔ اس لئے ہر عورت پر فرض ہے کہ وہ اپنے شوہر کا حکم مانے اور خوشی خوشی اپنے شوہر کے ہر حکم کی تابعداری کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شوہر کا بہت بڑا حق بنایا ہے یاد رکھو کہ اپنے شوہر کو راضی و خوش رکھا بہت بڑی عبادت ہے اور شوہر کو ناخوش اور ناراض رکھا بہت بہت

بڑا گناہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ”اگر میں خدا کے سوا کسی دوسرے سے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو میں عورتوں کو ختم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کرتی رہیں۔“

(مشکوٰۃ شریف ج 2 ص 271 مکتبائی)

اور رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ”حس عورت کی موت ایسی حالت میں ہے کہ مرتے وقت اس کا شوہر اس سے خوش ہو، عورت جنت میں جائے گی۔“ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ ”جب کوئی مرد اپنی بیوی کو کسی کام سے بلے بلے تو وہ عورت اگرچہ چوٹ بے پس ہو اس پر اس سے کہ وہ نہ کر شوہر کے پاس چلی جائے۔“

حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ عورت چاہے کتنے بھی ضروری کام میں مشغول ہو مگر شوہر کے بلانے پر سب کاموں کو چھوڑ کر شوہر کی خدمت میں حاضر ہو جائے۔

اور رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو یہ بھی حکم دیا ہے کہ ”اگر شوہر اپنی عورت کو یہ حکم دے کہ پیسے رنگ سے پہناؤ گا لے رنگ کا بنا دے اور کالے رنگ سے پہناؤ گا سفید بنا دے تو عورت کو اپنے شوہر کا یہ حکم بھی بھانا چاہیے۔“

(مشکوٰۃ شریف ج 2 ص 282 مکتبائی)

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مشکل سے مشکل اور دشوار سے دشوار کام کا بھی اگر شوہر حکم دے تو جب بھی عورت کو شوہر کی ممانعت نہیں کرنی چاہئے بلکہ اس کے یہ حکم کی فرماں برداری کے لئے اپنی طاقت بھر کر بہت رہنا چاہئے۔ اور رسول اللہ ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے کہ جب شوہر بیوی کو اپنے کچھونے پر بلے اور عورت آنے سے انکار کر دے اور اس کا شوہر اس بات سے ناراض ہو کر سو رہے تو رات بھر خدا کے فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

(مشکوٰۃ شریف ج 2 ص 280 مکتبائی)

پیارے بہنوئی! ان حدیثوں سے سبق ملتا ہے کہ شوہر کا بہت بڑا حق ہے اور ہر عورت پر اپنے شوہر کا حق اور فرض ہے۔ شوہر کے حقوق بہت زیادہ ہیں ان میں سے نیچے لکھے ہوئے یہ

چند حقوق بہت زیادہ قابل لحاظ ہیں:

1- عورت بھراپے شوہر کی اجازت کے بغیر کسی نہ جانے منہ اپنے رشتہ داروں کے گھر نہ کسی دوسرے کے گھر۔

2- شوہر کی غیر موجودگی میں عورت پر فرض ہے کہ شوہر کے مکان اور مال و سامان کی حفاظت کرے اور بغیر شوہر کی اجازت کسی کو بھی نہ مکان میں آنے دے نہ شوہر کی کوئی چھٹی بڑی چیز کی کواے۔

3- شوہر کا مکان اور مال و سامان یہ سب شوہر کی امانت میں اور بیوی اس سب چیزوں کی مین ہے۔ اگر عورت کے اپنے شوہر کی کسی چیز کو جان بوجھ کر ہار دے یا تو عورت پر بات میں خیانت کرے کاشد ازم ہوگا۔ ورنہ اس پر خدا کا بہت بڑا عذاب ہوگا۔

4- عورت ہرگز نہ کوئی کام نہ کرے جو شوہر کو پسند ہو۔

5- بچوں کی نگہداشت اس کی تربیت اور پرورش خصوصاً شوہر کی غیر موجودگی میں عورت کے لیے بہت بڑا فریضہ ہے۔

6- عورت و ازم ہے کہ مکان، مال اور اپنے مال اور چیزوں کی صفائی و تھکان کا خاص طور پر اہمیت رکھے۔ پھر یہ بھی چاہیے کہ بیوی رہے۔ ہندو بناؤ سنگار سے جائز ہے کہ شوہر

اس کو بخیر خوش ہو جائے۔ حدیث شریف میں ہے کہ "بہترین عورت وہ ہے کہ جب اس کا شوہر کسی بات کا قسم دے تو وہ اس کی فرمانبرداری کرے اور اگر شوہر اس کی طرف دیکھے تو وہ اپنے ہاتھ و پاؤں اپنی اداں سے شوہر کا دل خوش کر دے اور اگر شوہر کسی بات کی قسم کھائے تو وہ اس کی قسم کو پوری کر دے اور اگر شوہر غائب رہے تو وہ اپنی ذات اور شوہر کے مال میں حفاظت اور حسن خواہی کا کردار ادا کرتی رہے۔"

(مشکوٰۃ شریف ج 2 ص 268 تہذیبی)

شوہر کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا طریقہ یہ دیکھو کہ میاں بیوی کا رشتہ ایک یہ مضبوط تعلق ہے کہ ساری عمر ہی بندھن میں رہ کر زندگی بسر کرتی ہے۔ اگر میاں بیوی میں پورا پورا اتحاد و رملاپ رہا تو اس سے بڑھ کر کوئی فست نہیں اور اگر خدا ندرے میاں بیوی کے درمیان حقد ف پیدا ہو گیا اور جھگڑے ٹکر رتی نوبت آ گئی تو اس سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں کہ میاں بیوی دونوں کی زندگی نمر کا نمونہ بن جاتی ہے اور دونوں عمر بھر ٹھن ورجھن کی آگ میں جھتے رہتے ہیں۔

اس زمانے میں میاں بیوی کے جھگڑوں کا فاس قد زیادہ بھیل گیا ہے کہ غاروں مرد اور ہزاروں عورتیں اس بد میں گرفتار ہیں اور مسلمانوں سے غاروں گھر اس اختلاف کی آگ میں جل رہے ہیں اور میاں بیوی دونوں اپنی زندگی سے یہ ار ہو کر دن رات موت کی دعا میں مانگا کرتے ہیں اس نئے سم من سب سمجھتے ہیں کہ اس مقام پر چند ایسی نصیحتیں لکھیں کہ اگر مرد و عورت ان پر عمل کرے لگیں تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ میاں بیوی سے جھگڑوں سے مسہم معاشرہ کو پاک کر دے گا اور مسلمانوں کا ہر امن و سکون اور آرام و راحت کی جنت بن جائے گا۔

1۔ ہر عورت شوہر کے گھر میں قدم رکھتے ہی اپنے وپر یہ لازم کرے کہ وہ ہر وقت ورجہ حال میں اپنے شوہر کا دل اپنے ہاتھ میں لئے رہے وراس کے اشاروں پر چلتی رہے۔ اگر شوہر حکم دے کہ دن بھر دھوپ میں کھڑی رہو، یا رات بھر جاتی ہوئی مجھے ہانک جھپتی رہو تو عورت کے سے دنیا و آخرت کی بھائی اسی میں ہے کہ قوزی تکلیف اٹھا کر اور مہر کرے اس حکم پر بھی عمل کرے اور کسی وقت اور کسی حال میں بھی شوہر کے حکم کی نافرمانی نہ کرے۔

2 ہر عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے شوہر کے مزاج و بیچوں لے اور خور و کھیتی رہے کہ اس کے شوہر کو یہ کیا چیزیں، اور کون کون سی باتیں ناپسندیدہ ہیں، اور وہ کون کون سی باتوں سے خوش ہوتا ہے اور کون کون سی باتوں سے ناراض ہوتا ہے۔ انھنے سمجھنے، سولے جائے پسنے اور ٹھننے اور بات چیت میں اس کی عادت وراس کا ذوق کیا ور کیسا ہے؟ خوب چھی صحت شوہر کا مزاج پیچوں

یعنے کے بعد عورت کو لازم ہے کہ وہ ہر کام شوہر کے مزاج کے مطابق کرے۔ خواہ شوہر کا طرز عمل اور اس کا طریقہ صحیح ہو یا غلط عورت کو پسند ہو یا ناپسند لیکن شوہر کی مرضی کے لئے عورت وہی کام کرے جو شوہر کے مزاج کے مطابق ہو۔ ہرگز ہرگز شوہر کے مزاج کے خلاف نہ کوئی بات کرے نہ کوئی کام!

3- عورت کو لازم ہے کہ شوہر کو کبھی جلی کٹی باتیں نہ سنائے، نہ کبھی اس کے سامنے غصہ میں چلا کر بولے۔ نہ اس کی باتوں کا کڑوا تیلک جواب دے نہ کبھی اس کو طعنہ مارے، نہ کو سنے دے، نہ اس کی مائی ہوئی چیزوں میں عیب نکالے نہ شوہر کے مکان و سامان وغیرہ کو حقیر بتائے، نہ شوہر کے ماں باپ یا اس کے خاندان یا اس کی شکل و صورت کے بارے میں کوئی ایسی بات کہے جس سے شوہر کے دل کو ٹھیس ملے ورنہ خواہ مخواہ اس کو سن کر برا لگے۔ اس قسم کی باتوں سے شوہر کا دل دکھ جاتا ہے اور رفتہ رفتہ شوہر کو بیوی سے نفرت ہونے لگتی ہے جس کا نتیجہ ملائی جھگڑے کے سوا کچھ بھی نہیں ہوتا یہاں تک کہ میاں بیوی میں زبردست بگاڑ ہو جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یا تو طلاق کی نوبت آ جاتی ہے یا بیوی اپنے میکہ میں بیٹھ رہنے پر مجبور ہو جاتی ہے ورنہ اپنی بھاد جوں کے طعنے سن سن کر کوفت اور گھٹن کی بھٹی میں جلتی رہتی ہے ورنہ سسرال والوں کے دونوں خاندانوں میں بھی اس طرح اختلاف کی آگ بھڑک اٹھتی ہے کہ کبھی کورٹ پکھری کی نوبت آ جاتی ہے اور کبھی مار پیٹ ہو کر مقدمات کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور میاں بیوی کی زندگی جہنم بن جاتی ہے اور دونوں خاندان لڑ بھڑ کر تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔

4- عورت کو چاہئے کہ شوہر کی آمدنی کی حیثیت سے زیادہ خرچ نہ مانگے، بلکہ جو کچھ ملے اس پر صبر و شکر کے ساتھ پنا گھر سمجھ کر ہلکی خوشی کے ساتھ زندگی بسر کرے۔ اگر کوئی زیور یا کپڑا یا سامان پسند آ جائے اور شوہر کی ماں حالت ایسی نہیں ہے کہ وہ اس کو دے سکے تو کبھی بھی ہرگز ہرگز شوہر سے اس کی فرمائش نہ کرے اور اپنی پسند کی چیزیں نہ ملنے پر کبھی ہرگز کوئی شکوہ شکایت نہ

کرے۔ نہ غصہ سے منہ پھلائے، نہ طعن مارے، نہ افسوس ظاہر کرے۔ بلکہ بہترین طریقہ یہ ہے کہ عورت شوہر سے کسی چیز کی فرمائش ہی نہ کرے کیونکہ بار بار کی فرمائشوں سے عورت کا وزن شوہر کی نگاہ میں گھٹ جاتا ہے۔ ہاں اگر شوہر خواہی پوچھے کہ میں تمہارے لئے کیا کروں تو عورت کو چاہئے کہ شوہر کی مالی حیثیت دیکھ کر اپنی پسند کی چیز طلب کرے اور جب شوہر کوئی چیز مانگے تو وہ پسند آئے یا نہ پسند آئے مگر عورت کو ہمیشہ یہی چاہئے کہ وہ اس پر خوشی کا اظہار کرے۔ یہاں کر کے سے شوہر کا دل بڑھ جائے گا اور اس کا حوصلہ بلند ہو جائے گا۔ در آخر عورت نے شوہر کی اہلی ہوئی چیز کو ٹھکر دیا اور اس میں عیب نکالا۔ یا اس کو حقیر سمجھا تو اس سے شوہر کا دل ٹوٹ جائے گا جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ شوہر نے دل میں بیوی کی طرف سے نفرت پیدا ہو جائے گی اور آگے چل کر بھڑے بڑائی کا بازو روم ہو جائے گا اور میاں بیوی کی شان دانی و مسرت کی زندگی خاک میں مل جائے گی۔

5- عورت کو لازم ہے کہ اپنے شوہر کی صورت و سیرت پر نہ طعن مارے، نہ کبھی شوہر کی تحقیر کرے اور نہ شہسری کرے اور نہ گزبر گزبھی بھول کر بھی اس قسم کی باتیں کرے کیونکہ وہ بولے کہ ہائے اللہ! میں کبھی اس گھر میں سنبھلی نہیں رہی، ہائے ہائے میری تو ساری عمر مصیبت ہی میں گئی اس لئے گھر میں آکر میں نے یہ دیکھا، میرے ماں باپ نے مجھے بھڑ میں جھونک دیا کہ مجھے اس گھر میں یہاں دیا، مجھ کو زلی کو اس گھر میں کبھی آکر نہ نصیب نہیں ہوا۔ ہائے میں اس مکتلہ اور دلنڈر سے بیاہی گئی۔ اس گھر میں تو ہمیشہ اویسی ہوتا رہا۔ اس قسم کے طعنوں اور کوسوں سے شوہر کی دل شکنی یقینی طور پر ہوگی جو میاں بیوی کے نازک تعلقات کی گردن پر پھری پھیر دینے سے برابر ہے۔ ظاہر ہے کہ شوہر اس قسم کے طعنوں اور کوسوں کو سن کر عورت سے بیزار ہو جائے گا اور محبت کی جگہ نفرت و عداوت کا ایک ایسا خطرناک طوفان اٹھ کھڑا ہوگا کہ میاں بیوی کے خوشگوار تعلقات کی ناؤ ڈوب جائے گی جس پر تمام عمر بچھتا نا پڑے گا، مگر افسوس کہ عورتوں کی یہ عادت بلکہ فطرت بن گئی ہے کہ وہ شوہروں کو طعنوں اور کوسوں سے دیتی ہی رہتی ہیں اور اپنی اپنی

آخرت کو تباہ و برباد کرتی رہتی ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جہنم میں عورتوں کو کثرت دیکھا۔ یہ سن کر مصیبا کر۔ سے پوچھ کہ یا رسول اللہ ﷺ اس کی کیا وجہ ہے کہ عورتیں کثرت جہنم میں نظر آئیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ عورتوں میں دو بری محبتوں کی وجہ سے، ایک تو یہ کہ عورتیں دوسروں پر بہت زیادہ لعن طعن کرتی رہتی ہیں۔ دوسری یہ کہ عورتیں اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی رہتی ہیں چنانچہ تم عمر بھر ان عورتوں کے ساتھ اچھے سے اچھا سلوک کرتے رہو لیکن مگر کبھی ایک دراسی کی تمہاری طرف سے دیکھ میں تو یہی کہیں گی کہ میں نے کبھی تم سے کوئی بھدائی دیکھی ہی نہیں۔ (بخاری شریف ج 1 ص 9)

6۔ بیوی کو لازم ہے کہ بیٹھ اٹھتے بیٹھتے، بات چیت میں ہر حالت میں شوہر کے سامنے ہادب رہے ورنہ اس کے اعزاز و اکرام کا خیال رکھے۔ شوہر جب کبھی بھی باہر سے گھر میں آئے تو عورت کو چاہئے کہ سب کام چھوڑ کر اٹھ کھڑی ہو اور شوہر کی طرف متوجہ ہو جائے۔ اس کی مزاج پرسی کرے اور فوراً ہی اس کے تمام و راحت کا انتظام کر دے اور اس کے ساتھ دلجوئی کی باتیں کرے اور ہرگز ہرگز ایسی کوئی بات نہ سنائے نہ کوئی ایسا سوال کرے جس سے شوہر کا دل دکھے۔

7۔ اگر شوہر کو عورت کی کسی بات پر غصہ آ جائے تو عورت کو لازم ہے کہ اس وقت خاموش ہو جائے اور اس وقت ہرگز کوئی ایسی بات نہ بولے جس سے شوہر کا غصہ اور زیادہ بڑھ جائے اور اگر عورت کی طرف سے کوئی قصور ہو جائے اور شوہر غصہ بھر کر عورت کو برا بھلا کہہ دے اور ناراض ہو جائے تو عورت کو چاہئے کہ خود روٹھ کر اور گال پھلا کر نہ بیٹھ جائے بلکہ عورت کو لازم ہے کہ فوراً ہی عاجزی اور خوشامد کرے شوہر سے معافی مانگے اور باتھ جوڑ کر، پاؤں پکڑ کر جس طرح وہ مان لے اسے مان لے۔ اگر عورت کا کوئی قصور نہ ہو بلکہ شوہر ہی کا قصور ہو جب بھی عورت کو تن کر اور منہ بکاڑ کر بیٹھ رہنا نہیں چاہئے بلکہ شوہر کے سامنے عاجزی و انکساری ظاہر کر کے شوہر کو خوش کر لینا چاہئے کیونکہ شوہر کا حق بہت بڑا ہے اس کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ اپنے شوہر سے معافی مانگنی

کرانے میں عورت کی کوئی ذلت نہیں ہے بلکہ یہ عورت کے لئے عزت اور فخر کی بات ہے کہ وہ معافی مانگ کر اپنے شوہر کو راضی کرے۔

8- عورت کو چاہئے کہ وہ اپنے شوہر سے اس کی آمدنی اور خرچ کا حساب نہ لیا کرے کیونکہ شوہروں کے خرچ پر عورتوں کے روک ٹوک لگانے سے عموماً شوہروں کو چڑ پیدا ہو جاتی ہے اور شوہروں پر غیرت سوار ہو جاتی ہے کہ میری بیوی ہو کر مجھ پر حکومت جاتی ہے اور میری آمدنی و خرچ کا مجھ سے حساب طلب کرتی ہے۔ اس جڑ کا انجام یہ ہوتا ہے کہ رفتہ رفتہ میاں بیوی کے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جایا کرتا ہے۔ اسی طرح عورت کو چاہئے کہ اپنے شوہر کے کہیں جانے پر روک ٹوک نہ کرے نہ شوہر کے چل چلن پر شبہ اور بدگمانی کرے کہ اس سے میاں بیوی کے تعلقات میں فساد و خرابی پیدا ہو جاتی ہے اور خواہ مخواہ شوہر کے دل میں نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔

9- جب تک ساس اور خسر زندہ ہیں عورت کے لئے ضروری ہے کہ اس دونوں کی بھی تاحداری اور خدمت گزاری کرتی رہے اور جہاں تک ممکن ہو سکے ان دونوں کو راضی اور خوش رکھے ورنہ یاد رکھو کہ شوہر اس دونوں کا بیٹا ہے اگر ان دونوں نے اپنے بیٹے کو ڈانٹ ڈپٹ کر چانپ چڑھا دی تو یقیناً شوہر عورت سے ناراض ہو جائے گا اور میاں بیوی کے خستہ و خوار تعلقات تہس پہس ہو جائیں گے۔ اسی طرح اپنے حیفوں، دیوروں اور نندوں بھوجوں کے ساتھ بھی خوش اخلاقی برستے اور اس سبکوں کی دلجوئی میں لگی رہے۔ درکھی ہرگز ہرگز ان میں سے کسی کو ناراض نہ کرے۔ ورنہ دھیمان رہے کہ ان لوگوں سے بگاڑ کا نتیجہ میاں بیوی کے تعلقات کی خرابی کے سوا کچھ بھی نہیں۔ عورت کو سسرال میں ساس اور خسر سے ٹک تھلک رہے کی ہرگز کبھی کوشش نہیں کرنی چاہئے، بلکہ دل جل کر رہنے ہی میں بھلائی ہے کیونکہ ساس اور خسر سے بگاڑ اور جھگڑے کی یہی جڑ ہے اور یہ خود سوچنے کی بات ہے کہ ماں باپ نے لڑکے کو پال پوسا اور اس امید پر اس کی شادی کی کہ بڑھاپے میں ہم کو بیٹے اور اس کی دامن سے سہارا اور آرام ملے گا لیکن دوہن نے گھر میں قدم رکھتے ہی اس بات کی کوشش شروع کر دی کہ بیٹا اپنے ماں باپ

سے امگ تھلک ہو جائے تو تم خود ہی سوچو کہ دوہین کی اس حرکت سے ماں باپ کو کس قدر غصہ آئے گا اور کتنی جھلاہٹ پیدا ہوگی اس لئے گھر میں طرح طرح کی بدمانیاں اور قسم قسم کے فتنہ و فساد شروع ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ میاں بیوی کے دلوں میں پھوٹ پیدا ہو جاتی ہے اور جھگڑے تکرار کی نویت آ جاتی ہے در پھر پورے گھروں کی زندگی تلخ اور تعلقات درہم برہم ہو جاتے ہیں لہذا بہتری اسی میں ہے کہ ساس اور خسر کی زندگی بھر گزیر گزیر بھی عورت کو امگ رہنے کا خیال بھی نہیں کرنا پڑے باں اگر ساس اور خسر خود ہی اپنی خوشی سے بیٹے کو اپنے سے امگ کر دیں تو پھر امگ رہنے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن امگ رہنے کی صورت میں بھی اغت و محبت اور میل جول رکھنا انتہائی ضروری ہے تاکہ ہر مشکل میں پورے کنبے کو ایک دوسرے کی امداد کا سہارا ملتا رہے اور اتفاق و اتحاد کے ساتھ پورے کنبے کی زندگی جنت کا نمونہ بنی رہے۔

10- عورت کو اگر سسرال میں کوئی تکلیف ہو یا کوئی بات ناگوار گزرے تو عورت کو لازم ہے کہ ہر گز ہرگز میکہ میں آکر چغلی نہ کھائے، کیونکہ سسرال کی چھوٹی چھوٹی سی باتوں کی شکایت میکہ میں آکر ماں باپ سے کرنی یہ بہت ہی خراب اور بری بات ہے۔ سسرال والوں کو عورت کی اس حرکت سے بے حد تکلیف پہنچتی ہے یہاں تک کہ دونوں گھروں میں بگاڑ اور لڑائی جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں جس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ عورت شوہر کی نظروں میں بھی قابل نفرت ہو جاتی ہے اور پھر میاں بیوی کی زندگی لڑائی جھگڑوں سے جہنم کا نمونہ بن جاتی ہے۔

11- عورت کو چاہئے کہ جہاں تک ہو سکے اپنے بدن اور کپڑوں کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھے۔ میلی کچلی اور پھوہڑ نہ بنی رہے بلکہ اپنے شوہر کی مرضی اور مزاج کے مطابق بناؤ سنگار بھی کرتی رہے۔ کم سے کم ہاتھ پاؤں میں مہندی، کنگھی چوٹی، سرے کا حل وغیرہ کا اہتمام کرتی رہے۔ بال بکھرے اور میلے کچھے چیل ہی نہ پھرے کہ عورت کا پھوہڑ پن عام طور پر شوہروں کی نفرت کا باعث ہوا کرتا ہے۔ خدا نہ کرے کہ شوہر عورت کے پھوہڑ پن کی وجہ سے متنفر ہو جائے اور دوسری عورتوں کی طرف تاک جھانک شروع کر دے تو پھر عورت کی زندگی تباہ و برباد

ہو جائے گی اور پھر اس کو عمر بھر رونے دھونے اور سر پینے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں رہ جائے گا۔
 12- عورت کے لئے یہ بات بھی خاص طور پر قابل لحاظ ہے کہ جب تک شوہر ورساں اور خسر وغیرہ نہ کھاپی لیں خود نہ کھائے، بلکہ سب کو کھلا پلا کر خود سب سے خیر میں کھائے۔ عورت کی اس اور سے شوہر ورساں کے سب گھر والوں کے دل میں عورت کی قدر و منزلت و محبت بڑھ جائے گی۔

13- عورت کو چاہئے کہ سسرال میں جا کر اپنے میکہ والوں کی بہت زیادہ تعریف اور بڑائی نہ بیان کرتی رہے کیونکہ اس سے سسرال والوں کو یہ خیال ہو سکتا ہے کہ ہماری بہو ہم لوگوں کو بے قدر سمجھتی ہے اور ہمارے گھر والوں اور گھر کے ماحول کی توہین کرتی ہے اس لئے سسرال والے بھڑک کر بہو کی بے قدری اور اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں۔

14- گھر کے اندر ساس، نندیں یا جھانی دیورانی یا کوئی دوسری دو عورتیں آپس میں چپکے چپکے باتیں کر رہی ہوں تو عورت کو چاہئے کہ ایسے وقت میں ان سے قریب نہ جائے اور نہ یہ باتیں کرے کہ وہ آپس میں کیا باتیں کر رہی ہیں اور باوجود یہ بدگمانی بھی نہ کرے کہ کچھ میرے ہی متعلق باتیں کر رہی ہوں گی کہ اس سے خواہ مخواہ دل میں ایک دوسرے کی طرف سے کینہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جو بہت بڑا گناہ ہونے کے ساتھ ساتھ بڑے بڑے فساد ہونے کا سبب بن جاتا ہے۔

15- عورت کو یہ بھی چاہئے کہ سسرال میں اگر ساس یا نندوں کو کوئی کام کرتے دیکھے تو جھٹ پٹ اٹھ کر خود بھی وہ کام کرنے لگے۔ اس سے ساس اور نندوں کے دل میں یہ اثر پیدا ہو گا کہ وہ عورت کو اپنا غمگسار اور رفیق کار بلکہ اپنا مددگار سمجھے لگیں جس سے خود بخود ساس، نندوں کے دل میں ایک خاص قسم کی محبت پیدا ہو جائے گی۔ خصوصاً ساس، خسر اور نندوں کی بیماری کے وقت عورت کو بڑھ چڑھ کر خدمت اور تیمارداری میں حصہ لے لینا چاہئے کہ ایسی باتوں سے ساس، خسر، نندوں بلکہ شوہر کے دل میں عورت کی طرف سے جذبہ محبت پیدا ہو جاتا ہے اور عورت سارے گھر کی نظروں میں وقادار و خدمت گزار سمجھی جانے لگتی ہے اور عورت کی نیک نامی میں

چار چاند لگ جاتے ہیں۔

16- عورت کے فرائض میں یہ بھی ہے کہ اگر شوہر غریب ہو اور گھریلو کام کاج کے لئے نوکرانی رکھنے کی طاقت نہ ہو تو اپنے گھر کا گھریلو کام کاج خود کر لیا کرے اس میں ہرگز ہرگز نہ محبت کی کوئی ذلت ہے نہ شرم۔ بخاری شریف کی بہت سی روایتوں سے پتہ چلتا ہے کہ خود رسول اللہ ﷺ کی مقدس صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بھی یہی معمول تھا کہ وہ اپنے گھر کا سارا کام کاج خود اپنے ہاتھوں سے کیا کرتی تھیں۔ کنویں سے پانی بھر کر اور اپنی مقدس پینچ پر مشک و دکر پانی لایا کرتی تھیں، خود ہی چکی چلا کر آنا بھی پسیتی تھیں۔ اسی وجہ سے ان کے مبارک ہاتھوں میں کبھی کبھی چھالے پڑ جاتے تھے۔ اسی طرح امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق بھی روایت ہے کہ وہ اپنے غریب شوہر حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں اپنے گھر کا سارا کام کاج اپنے ہاتھوں سے کر لیا کرتی تھیں یہاں تک کہ انٹ کو کھانے کے لئے باغوں میں سے کھجوروں کی گٹھیاں چن چن کر اپنے سر پر لاتی تھیں اور گھوڑے کے لئے گھاس چارہ بھی لاتی تھیں اور گھوڑے کو مالش بھی کرتی تھیں۔

17- ہر بیوی کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اپنے شوہر کی آمدنی اور گھر کے اخراجات کو ہمیشہ نظر کے سامنے رکھے اور گھر کا خرچ اس طرح چلائے کہ عزت و آبرو سے رہدگی بسر ہوتی رہے۔ اگر عورت نے شوہر کو مجبور کیا اور شوہر نے بیوی کی محبت میں قرض کا بوجھ اپنے سر پر اٹھ لیا اور خدانہ کرے اس قرض کا ادا کرنا دشوار ہو گیا تو گھریلو زندگی میں پریشانیوں کا سامنا ہو جائے گا اور میاں بیوی دونوں کی زندگی تنگ ہو جائے گی اس لئے ہر عورت کو لازم ہے کہ صبر و قناعت کے ساتھ جو کچھ بھی ملے خدا کا شکر ادا کرے اور شوہر کی جتنی آمدنی ہو اسی کے مطابق خرچ کرے اور گھر کے اخراجات کو ہرگز ہرگز آمدنی سے بڑھنے نہ دے۔

18- عورت کو لازم ہے کہ سسرال میں پہنچنے کے بعد خدا اور ہٹ دھرمی کی عادت بالکل ہی

چھوڑ دے۔ عموماً عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ جہاں کوئی بات ان کی مرضی کے خلاف ہوئی فوراً غصہ میں آگ بگولا ہو کر لٹ پٹ شروع کر دیتی ہیں۔ یہ بہت بری عادت ہے لیکن میکہ میں چونکہ ماں باپ اپنی بیٹی کا ناز اٹھاتے ہیں اس لئے میکہ میں تو ضد اور ہٹ دھرمی اور غصہ وغیرہ سے عورت کو کچھ زیادہ نقصان نہیں پہنچتا لیکن سسرال میں ماں باپ سے نہیں بلکہ ساس، خسر اور شوہر سے واسطہ پڑتا ہے ان میں سے کون ایسا ہے جو عورت کا مار اٹھانے کو تیار ہوگا۔ اس لئے سسرال میں عورت کی ضد اور ہٹ دھرمی اور غصہ اور چڑچڑاپن عورت کے لئے بے حد نقصان کا سبب بن جاتا ہے کہ پورے سسرال والے عورت کی ان خراب عادتوں کی وجہ سے عورت سے ہانکل ہی بیزار ہو جاتے ہیں اور عورت سب کی نظروں میں ذلیل و خوار ہو جاتی ہے۔

19۔ عموماً سسرال کا ماحول میکہ کے ماحول سے الگ تھلک ہوتا ہے اور سب نے نئے لوگوں سے عورت کا واسطہ پڑتا ہے اس لئے سچ پوچھو تو سسرال بر عورت کے لئے ایک امتحان گاہ ہے جہاں اس کی ہر حرکت و سکون پر نظر رکھی جائے گی اور اس کے ہر عمل پر تنقید کی جائے گی۔ نیا ماحول ہونے کی وجہ سے ساس اور نندوں سے کبھی کبھی خیالات میں ٹکراؤ بھی ہوگا اور اس موقع پر بعض وقت ساس اور نندوں کی طرف سے جلی کٹی اور طعنوں، کوسنوں کی کڑوی کڑوی باتیں بھی سننی پڑیں گی۔ ایسے موقعوں پر صبر اور خاموشی عورت کی بہترین ذہال ہے۔ عورت کو چاہئے کہ ساس اور نندوں کو ہمیشہ برائی کا بدلہ بھلائی سے دیتی رہے اور ان کے طعنوں کو سنوں پر صبر کر کے ہانکل ہی جواب نہ دے اور چپ سا رہے۔ یہ بہترین طریقہ عمل ہے۔ ایسا کرتے رہنے سے انشاء اللہ تعالیٰ ایک دن ایسا آئے گا کہ ساس اور نندیں خود ہی شرمندہ ہو کر اپنی حرکتوں سے باز آ جائیں گی۔

20۔ عورت کو سسرال میں خاص طور پر بات چیت میں اس چیز کا دھیان رکھنا چاہئے کہ نہ تو اتنی زیادہ بات چیت کرے جو سسرال والوں اور پڑوسیوں کو ناگوار گزرے اور نہ اتنی کم بات کرے کہ منت و خوشامد کے بعد بھی کچھ نہ بولے اس لئے کہ یہ غرور و گھمنڈ کی علامت ہے جو

کچھ دے سوچ سمجھ کر بولے دراتنے نرم اور پیار بھرے لہجوں میں بات کرے کہ کسی کو ناگوار نہ گزرے اور کوئی ایسی بات نہ بولے جس سے کسی کے دل پر بھی ٹھیس پڑے تاکہ عورت سسر والوں اور رشتہ تاطہ وادوں اور پڑوسیوں سب کی نظروں میں ہر اعزیز بنی رہے۔

بہترین بیوی کون ہے؟۔۔۔ اور نکاحی ہوئی بہاتوں کے مطابق سواں پیدا ہوتا ہے کہ بہترین بیوی کون ہے؟ تو اس سوال کا جواب یہ ہے کہ

بہترین بیوی وہ ہے :- 1 جو اپنے شوہر کی فرماں برداری اور خدمت گزاری کو اپنا فرض منجھی سمجھے۔

2- جو اپنے شوہر کے تمام حقوق را کرنے میں کوتاہی نہ کرے۔

3- جو اپنے شوہر کی خوبیوں پر نظر رکھے اور اس کے عیوب اور خامیوں کو نظر انداز کرتی رہے۔

4- جو خواہ تکلیف اٹھا کر اپنے شوہر کو آرام پہنچانے کی ہمیشہ کوشش کرتی رہے۔

5- جو اپنے شوہر سے اس کی آمدنی سے زیادہ کا مطالبہ نہ کرے اور حوصلہ جاسے اس پر صبر و

شکر کے ساتھ زندگی بسر کرے۔

6- جو اپنے شوہر کے سوا کسی جنبی مرد پر نگاہ نہ ڈالے، نہ کسی کی نگاہ اپنے اوپر پڑنے دے۔

7- جو پردے میں رہے اور اپنے شوہر کی عزت و ناموس کی حفاظت کرے۔

8- جو شوہر کے مال اور مکان و سامان، اور خورد و پی ذات کو شوہر کی امانت سمجھ کر ہر چیز کی

حفاظت و نگہبانی کرتی رہے

9- جو اپنے شوہر کی مصیبت میں اپنی جانی و مالی قربانی کے ساتھ اپنی وفاداری کا ثبوت دے۔

10- جو اپنے شوہر کی زیادتی و غلطی پر ہمیشہ صبر کرتی رہے۔

11- جو منیکہ اور سسرال دونوں گھروں میں ہر اعزیز اور باعزت ہو۔

12- جو پڑوسیوں اور مٹنے جلنے والی عورتوں کے ساتھ خوش اخلاقی اور شرف و عروت کا برتاؤ

کرے اور سب اس کی خوبیوں کے مداح ہوں۔

13- جو مذہب کی پابند اور دیندار ہو اور حقوق اللہ و حقوق العباد کو ادا کرتی ہو۔

14- جو سسرال والوں کی کڑوی کڑوی باتوں کو برداشت کرتی رہے۔

15- جو سب گھر والوں کو کھل پلا کر سب سے آخر میں خواہائے پیئے۔

ساس بھوکا جھگڑا :- ہمارے سد دستی ساج کا یہ ایک بہت قابل افسوس اور درد

ناک سانحہ ہے کہ تقریباً ہر گھر میں صدیوں سے ساس بھوک لڑائی کا معرکہ جاری ہے۔ دنیا کی بڑی سے بڑی ٹرائیوں یہاں تک کہ عالمی جنگوں کا خاتمہ ہو گیا، مگر ساس بھوک جنگ عظیم یہ ایک ایسی منحوس لڑائی ہے کہ تقریباً ہر گھر میں لڑائی کا میدان بن گیا ہے۔

کس قدر تعجب اور حیرت کی بات ہے کہ ماں سکتے، اذ پیار سے اپنے بیٹوں کو پالتی ہے اور جب لڑکے جوان ہو جاتے ہیں تو لڑکوں کی ماں اپنے بیٹوں کی شادی اور نکاح کا سدھار دیکھنے کے لئے سب سے زیادہ بے چین اور بے قرار رہتی ہے۔ اور گھر گھر کا پھر کچا کر اپنے بیٹے کی بہن تلاش کرتی پھرتی ہے یہاں تک کہ بڑے پیار اور چاہ سے بیٹے کی شادی چھاتی ہے اور اپنے بیٹے کی شادی کا سہرا دیکھ کر خوشی سے چھوٹے نہیں ہاتی مگر جب غریب و سمن اپنا مہر چھوڑ کر اور اپنے ماں باپ، بھائی بہن اور رشتہ خاندانوں سے جدا ہو کر اپنے سسرال میں قدم رکھتی ہے تو ایک دم ساس بن کر اپنی بیوی سے لڑنے لگتی ہے اور ساس بھوک جنگ شروع ہو جاتی ہے اور بے چارہ شوہر ماں اور بیوی کی لڑائی کی جھلکی کے دوپانوں کے درمیان کھپنے اور پسے لگتا ہے۔ غریب شوہر ایک طرف ماں کے احسانوں کے بوجھ سے دبا ہوا اور دوسری طرف بیوی کی محبت میں جکڑا ہوا اور بیوی کی لڑائی کا منظر دیکھ کر کوفت کی آگ میں جلتا رہتا ہے اور اس کے لئے بڑی مشکل یہ آن پڑتی ہے کہ اگر وہ اس لڑائی میں اپنی ماں کی حمایت کرتا ہے تو بیوی کے رونے دھونے اور اس کے طعنوں اور منہ چلی جائے کی دھمکیوں سے اس کا ہیجہ کھوئے لگتا ہے اور اگر بیوی کی پاسداری میں ایک لفظ بول دیتا ہے تو ماں اپنی چیخ و پکار اور کوسنوں سے سارا گھر سر پر اٹھاتی ہے اور ساری برادری میں ”عورت کا مرید“، ”زن پرست“،

بیوی کا غلام" کہلانے لگتا ہے، اور ایسے گرم گرم اور دل خراش طعنے سنتا ہے کہ رنج و غم سے اس کے سینے میں دل پھٹنے لگتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ ساس بہو کی لڑائی میں ساس بہو اور شوہر بیویوں کا کچھ نہ کچھ تھوڑا قصور ہوتا ہے لیکن میرا برسوں کا تجربہ یہ ہے کہ اس لڑائی میں سب سے بڑا ہاتھ ساس ہی کا ہوا کرتا ہے حالانکہ ہر ساس پہلے خود بھی بہو رہ چکی ہوتی ہے، مگر وہ اپنے بہو بن کر رہنے کا زمانہ بالکل بھول جاتی ہے اور اپنی بہو سے ضرور لڑائی کرتی ہے، اور اس کی ایک خاص وجہ یہ ہے کہ جب تک لڑکے کی شادی نہیں ہوتی سو بھیدی بیٹے کا تعلق ماں ہی سے ہوا کرتا ہے۔ بیٹا ہی ساری کمائی اور جو ساس بھی لاتا ہے وہ اپنی ماں ہی کے ہاتھ میں دیتا ہے۔ درہم چیز ماں ہی سے طلب کر کے استعمال کرتا ہے اور دن رات میں سینکڑوں مرتبہ اماں اماں کہہ کر بات بات میں ماں کو پکارتا ہے۔ اس سے ماں کا کلیجہ خوشی سے پھول کر سوپ بھر کا ہو جاتا ہے اور ماں اس خیال میں لگن رہتی ہے کہ میں گھر کی مالک ہوں اور میرا بیٹا میرا فرماں بردار ہے نیکی شادی کے بعد جب بیٹے کی محبت بیوی کی طرف رخ کر لیتی ہے اور بیٹا کچھ نہ کچھ اپنی بیوی کو اپنے اور کچھ نہ کچھ اس سے مانگ کر لینے لگتا ہے، تو ماں کو فطری طور پر ایک بہت بڑا جھنکا لگتا ہے کہ میں نے اپنے بیٹے کو پال پوس کر بڑا کیا۔ اب یہ مجھ کو نظر انداز کر کے اپنی بیوی کے قبضہ میں چلا گیا اب اماں اماں پکارنے کی بجائے پیغمبرِ مہم پکارا کرتا ہے۔ اپنی کمائی مجھے دیتا تھا، اب بیوی کے ہاتھ سے ہر چیز لیا دیا کرتا ہے اب میں گھر کی مالک نہیں رہی۔ اس خیال سے ماں پر ایک جھد ہوتی سوار ہو جاتی ہے اور وہ بہو کو جذبہ حسد میں اپنی حریف اور مد مقابل بنا کر اس سے لڑائی جھگڑا کرنے لگتی ہے اور بہو میں طرح طرح کے عیب نکالے لگتی ہے اور قسم قسم کے طعنے اور کوسنے دینا شروع کر دیتی ہے۔ بہو شروع شروع میں تو یہ خیال کر کے کہ یہ میرے شوہر کی ماں ہے کچھ دنوں تک چپ رہتی ہے، مگر جب ساس حد سے زیادہ بہو کے حلق میں انگلی ڈالتے لگتی ہے تو بہو کو بھی پسینے تو غرت کی مٹی آنے لگتی ہے پھر وہ بھی ایک دم سینماں کر ساس کے آگے طعنوں اور

کو سنوں کی تے کرتے لگتی ہے اور پھر معاملہ بڑھتے بڑھتے دونوں طرف سے ترکی بہ ترکی سول و جواب کا تبادلہ ہونے لگتا ہے یہاں تک کہ گلیوں کی بمباری شروع ہو جاتی ہے۔ پھر بڑھتے بڑھتے اس جنگ کے شعبے ساس اور بہو کے خاندانوں کو بھی اپنی پینٹ میں سے پیتے ہیں اور دونوں خاندانوں میں بھی جنگ عظیم شروع ہو جاتی ہے۔

میرے خیال میں اس لڑائی کے خاتمہ کی بہترین صورت یہی ہے کہ اس جنگ کے تینوں فریق یعنی ساس، بہو اور بینا تینوں اپنے اپنے حقوق و فرائض کو ادا کرنے لگیں تو اللہ تعالیٰ ہمیشہ کے لیے اس جنگ کا خاتمہ یقینی ہے۔ سب تینوں — حقائق یا اعلیٰ میں ہیں — اس کو بغور پڑھو۔

ساس کے فرائض: ساس کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی بہو کو اپنی مٹی کی طرح سمجھے اور ہر معاملے میں اس کے ساتھ شفقت و محبت کا رونا کرے۔ اگر بہو سے اس کی کسی یا نا تجربہ کاری کی وجہ سے کوئی غلطی ہو جائے تو طعنہ مارنے اور کوسنے دینے کی بجائے خلاق و محبت کے ساتھ اس کو کام کا صحیح طریقہ اور دھنگ سکھائے اور ہمیشہ اس کا خیال رکھے کہ یہ کم عمر اور نا تجربہ کار لڑکی اپنے ماں باپ سے جدا ہو کر ہمارے گھر میں آئی ہے۔ اس کے لیے یہ گھر اور اس کا ماحول نیا ہے۔ اس کا یہاں ہمارے سوا کون ہے؟ مگر ہم نے اس کا دل دکھایا تو اس کو تسلی دینے والا اور اس کے آس پاس پونچھنے والا یہاں دوسرا کون ہے؟ بس بس یہ سمجھ لے اور فہم لے کہ مجھے اپنی بہو سے ہر حال میں شفقت و محبت کرنی ہے۔ سو مجھے خواہ بہو بھی سمجھے مگر میں تو اس کو اپنی بیٹی ہی سمجھوں گی تو پھر سمجھ لو کہ ساس بہو کا ٹھکانہ دھ سے زیادہ ختم ہو گیا۔

بہو کے فرائض: بہو کو لازم ہے کہ اپنی ساس کو اپنی ماں کی جگہ سمجھے اور ہمیشہ ساس کی تعظیم اور اس کی فہم برداری و خدمت گزاری کو اپنا فرض سمجھے۔ ساس اگر کسی معاملہ میں ڈانٹ ڈپٹ کرے تو خاموشی کے ساتھ من سے اور ہرگز ہرگز، جیہ دار کبھی ساس کو پست کرالنا سیدھا جواب نہ دے بلکہ صبر کرے۔ اسی طرح اپنے سر کو بھی اپنے باپ کی جگہ جان کر اس کی تعظیم و خدمت کو اپنے لئے لازم سمجھے اور ساس سسر کی زندگی میں ان سے الگ رہنے کی

خواہش نہ ظاہر کرے اور اپنی دیورانیوں، حشمتوں اور تندوں سے بھی حسب مراتب چھڑتا رہے اور یہ ٹھان لے کہ مجھے ہر حال میں انہی لوگوں کے ساتھ زندگی بسر کرنی ہے۔

بیٹے کے فرائض :- ہر بیٹے کو لازم ہے کہ جب نہن لہن گھر میں آجائے تو حسب دستور اپنی دلہن سے خوب خوب پیار و محبت کرے۔ لیکن ماں باپ کے ادب و احترام و ران کی خدمت و اطاعت میں ہرگز ہرگز ہال برابر بھی فرق نہ لے۔ اب بھی ہر چیز کا لین دین ماں باپ کے ہاتھ سے کرتا رہے اور اپنی دلہن کو بھی یہی تاکید کرتا رہے کہ بغیر میری ماں اور میرے باپ کی رائے لئے ہرگز نہ کوئی کام کرے، نہ بغیر ان دونوں سے اجازت لئے گھر کی کوئی چیز استعمال کرے۔ اس طرز عمل سے ساس کے دل کو سکون، مینان رہے گا کہ اب بھی گھر کی مالک میں ہی ہوں اور بیٹا بہو دونوں میرے فرماں بردار ہیں۔ ہرگز ہرگز کبھی بھی وہ بیٹے اور بہو سے نہیں ٹڑے گی۔ جوڑ کے شادی کے بعد اپنی ماں سے اپروا ہی برتنے لگتے ہیں اور اپنی دلہن کو گھر کی مالک بنایا کرتے ہیں عموماً اسی گھر میں رہنا بہو کی لڑائیاں ہو کرتی ہیں لیکن جن گھروں میں ساس بہو اور بیٹے اپنے مہر و مال فرشتہ خیال رکھتے ہیں ان گھروں میں ساس بہو کی لڑائیوں کی نوبت ہی نہیں آتی۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ سب اپنے اپنے فرائض اور دوسروں کے حقوق کا خیال و لحاظ رکھیں۔ خدا دے۔ ہم سب کو توفیق دے اور ہر مسلمان کے گھر کو امن و سکون کی بہشت بنادے۔ (آمین)

بیوی کے حقوق :- اللہ تعالیٰ نے جس طرح مردوں کے کچھ حقوق عورتوں پر لازم فرمائے ہیں اسی طرح عورتوں کے بھی کچھ حقوق مردوں پر لازم ٹھہر دیئے ہیں جن کا ادا کرنا مردوں پر فرض ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے "وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ" یعنی عورتوں کے مردوں کے اوپر اسی طرح کچھ حقوق ہیں جس طرح مردوں کے عورتوں پر ایسے برتاؤ کے ساتھ۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ "تم میں ایسے لوگ وہ ہیں جو عورتوں کے ساتھ اچھی طرح پیش آئیں۔"

(مشکوٰۃ شریف ج 2 ص 280 مکتبائی)

اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ بھی فرمان ہے کہ ”میں تم لوگوں کو عورتوں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں ہذا تم لوگ میری وصیت و قبول کرو۔“

(مشکوٰۃ شریف ج 2 ص 280 مکتبائی)

اور ایک حدیث شریف میں یہ بھی ہے کہ ”کوئی مومن مرد کسی مومنہ عورت سے بغض و نفرت نہ رکھے کیونکہ اگر عورت کی کوئی عادت بری معلوم ہوتی ہو تو اس کی کوئی دوسری عادت پسندیدہ بھی ہوگی۔“ (مشکوٰۃ شریف ج 2 ص 280 مکتبائی)

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ایسا نہیں سوچا کہ کسی عورت کی تمام عادتیں خراب ہی ہوں بلکہ اس میں کچھ اچھی بری ہر قسم کی عادتیں ہوں گی۔ تو مرد کو چاہئے کہ عورت کی صرف خراب عادتوں ہی کو نہ دیکھتا رہے بلکہ خراب عادتوں سے نظر پھیر کر اس کی اچھی عادتوں کو بھی دیکھ کرے۔ بہر حال اللہ و رسول نے عورتوں کے آچھے حقوق مردوں کے اوپر لازم قرار دے دیے ہیں۔ ہذا مرد پر ضروری ہے کہ نیچے بھی ہوئی بد عادتوں پر عمل نہ کرتا رہے۔ ورنہ خدا کے دربار میں بہت بڑا گنہگار اور برادری اور سماج کی نظروں میں ہر جگہ ذلیل و خوار ہوگا۔

1- ہر شوہر کے اوپر اس کی بیوی کا یہ حق فرض ہے کہ وہ اپنی بیوی سے کھانے، پہننے اور رہنے اور دوسری ضروریات زندگی کا اپنی حیثیت کے مطابق اور اپنی طاقت بھر انتظام کرے اور ہر وقت اس کا خیال رکھے کہ یہ اللہ کی بندی میرے نکاح کے بندھن میں بندھی ہوئی ہے اور یہ اپنے ماں باپ، بھائی بہن اور تمام عزیز واقارب سے جدا ہو کر صرف میری ہو کر رہ گئی ہے اور میری زندگی کے دکھ سکھ میں برابر کی شریک بن گئی ہے۔ اس سے اس کی زندگی کی تمام ضروریات کا انتظام کرنا میرا فرض ہے۔ یاد رکھو! کہ جو مرد اپنی لاپرواہی سے اپنی بیویوں کے مال و نفقہ اور اخراجات زندگی کا انتظام نہیں کرتے وہ بہت بڑے گنہگار العباد میں گنہگار اور قہر و عذاب نار کے سزاوار ہیں۔

2- عورت کا یہ بھی حق ہے کہ شوہر نہ بے بستر کا حق ادا کرتا رہے۔ شریعت میں اس کی کوئی حد مقرر نہیں ہے مگر کم سے کم اس قدر تو ہونی چاہئے کہ عورت کی خواہش پوری ہو جائے۔ اور وہ ادھر ادھر تاک جھانک نہ کرے۔ جو نہائی کر کے بیویوں سے الگ تھک رہتے ہیں اور عورت کے ساتھ اس کے بستر کا حق نہیں کرتے وہ حق العود یعنی بیوی کے حقوق میں گرفتار اور بہت بڑے گنہگار ہیں۔ اگر خد نہ کرے شوہر کسی مجبوری سے اپنی عورت کے اس حق کو نہ ادا کر سکے تو شوہر پر لازم ہے کہ عورت سے اس کے اس حق کو معاف کرا لے۔ بیوی سے اس حق کی تنہی اہمیت ہے اس بارے میں حدیث امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ بہت زیادہ عبرت خیز و نصیحت آمیز ہے۔ منقول ہے کہ میر المومنین رات و رعبا کی خبر گیری کے لئے شہر مدینہ میں گشت کر رہے تھے چنانچہ ایک مکان سے دروازہ کھل کر بیوی کی آواز سنی۔ آپ اسی جگہ کھڑے ہو گئے اور غور سے دیکھے تو ایک عورت یہ شعر بڑے ہی دریاہٹ لہجہ میں پڑھ رہی تھی کہ

قَوِّ اللَّهُ لَوْلَا اللَّهُ تُحْسِي عَوَانِي

لَوْ حَرَجَ مِنْ هَذَا السُّرْبِ حَوَانِي

یعنی خد کی قسم اگر خد کے غلاموں کا دل نہ ہوتا تو ماشہ اس پار پائی کے کنارے جنیش میں ہو جاتے۔

امیر المومنین نے صبح کی تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ اس عورت کا شوہر جہاد کے سلسلہ میں عرصہ دراز سے باہر گیا ہوا ہے اور یہ عورت اس کو یاد کر کے رنج و غم میں یہ شعر پڑھتی رہتی ہے۔ امیر المومنین کے دل پر اس کا اتنا اثر ہوا کہ فوراً ہی آپ نے تمام سپہ سالاروں کو یہ فرمان لکھ بھیجا کہ کوئی شادی شدہ بیوی چار ماہ سے زیادہ اپنی بیوی سے جدا نہ رہے (تہذیب

اکھلفاء ص 95)

3- عورت کو بلا کسی بڑے قصور کے کسی بڑے گنہگار نہ رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ

کوئی شخص عورت کو اس طرح نہ مارے جس طرح اپنے غلام کو مارا کرتا ہے پھر دوسرے وقت اس سے صحبت بھی کرے۔

(مشکوٰۃ شریف ج 2 ص 280 مجبائی)

ہاں ابھی تک عورت کوئی بڑا قصور کر بیٹھے تو بدرجہا بیٹے یا دکھ دینے سے لے نہیں جتھ عورت کی اصلاح اور تنبیہ کی نیت سے شوہر اس کو مار سکتا ہے۔ مگر مارنے میں اس کا پوری طرح احیاء رہے کہ اس کو شدید چوٹ یا زخم نہ پہنچے۔ (قرآن مجید)

فقدانی کتابوں میں لکھا ہے کہ شوہر اپنی بیوی کو چار باتوں پر سزا دے سکتا ہے: درود پڑھنا، تمس یہ ہیں۔

1- شوہر اپنی بیوی کو بناو سنگار اور صفائی ستھرائی کا علم، بے نیکی چھ بھی، اور چوہا اور میکی ٹھیک بنی رہے۔

2- شوہر صحبت کرنے کی خواہش کرے اور بیوی با کسی عذر شرعی منع کرے۔

3- عورت حیض اور جنابت سے غسل نہ کرتی ہو۔

4- بلاوجہ نماز ترک کرتی ہو۔

اس چاروں صورتوں میں شوہر کو ہا ہے کہ پہلے بیوی کو سمجھائے اگر مان جائے تو بہتر ہے ورنہ ڈرائے دھمکائے۔ اگر اس پر بھی نہ مانے تو اس شرط کے ساتھ مارنے کی اجازت ہے کہ منہ پر نہ مارے اور ایسی سخت مار نہ مارے کہ ہڈی ٹوٹ جائے یا بدن پر زخم ہو جائے۔

4- میاں بیوی کی خوشگوار زندگی بسر ہونے کے لئے جس طرح عورتوں کو مردوں کے جذبات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے اسی طرح مردوں کو بھی لازم ہے کہ عورتوں کے جذبات کا خیال رکھیں ورنہ جس طرح مرد کی ناراضگی سے عورت کی زندگی جہنم بن جاتی ہے اسی طرح عورت کی ناراضگی بھی مردوں کے لئے دبا بجان ہو جاتی ہے۔ اس لئے مرد کو لازم ہے کہ عورت کی صورت و سیرت پر طعن نہ مارے اور عورت کے میکہ داؤں پر بھی طعن زنی اور نکلت چینی نہ کرے۔ نہ عورت

کے ماں باپ اور عزیز واقارب کو عورت کے سامنے برا بھلا کہے کیونکہ ان باتوں سے نہت کے دل میں مرد کی طرف سے نفرت کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ بیوی کے درمیان ناچاقی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر دونوں کی زندگی دن رات کی جھگڑا اور ٹھنڈے تلخ بکے عذاب جان بن جاتی ہے۔

5- مرد کو چاہئے کہ خبردار، خبردار کبھی بھی اپنی عورت کے سامنے کسی دوسری عورت کے حسن و جمال یا اس کی خوبیوں کا ذکر نہ کرے ورنہ بیوی کو فوراً ہی بدگمانی اور یہ شبہ ہو جاتا ہے کہ میرا شوہر کا اس عورت سے کوئی ساٹھ گانٹھ ہے یا کم سے کم قلبی لگاؤ ہے اور یہ خیال عورت کے دل کا ایک ایسا کانٹا ہے کہ عورت کو ایک لمحہ کے لئے بھی مبرور قرار نصیب نہیں ہو سکتا یا وہ کہ جس طرح کوئی شوہر اس کو برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کی بیوی کا کسی دوسرے مرد سے ہر ہوا سی طرح کوئی عورت بھی ہرگز ہرگز کبھی اس بات کی تاب نہیں لاسکتی کہ اس کے شوہر کی دوسری عورت سے تعلق ہو، بلکہ تجربہ شہد ہے کہ اس معاملہ میں عورت کے جذبات مرد کے جذبات سے کہیں زیادہ بڑھ چڑھ کر ہوا کرتے ہیں لہذا اس معاملہ میں شوہر کو لازم ہے کہ بہت زیادہ احتیاط رکھے ورنہ بدگمانیوں کا طوفان میاں بیوی کی خوشگوار زندگی کو تباہ و برباد کر دے۔

6- مرد بلاشبہ عورت پر حاکم ہے۔ لہذا مرد کو یہ حق حاصل ہے کہ بیوی پر اپنا حق مانے مگر پھر مرد کے لئے یہ ضروری ہے کہ اپنی بیوی سے کسی ایسے کام کی فرمائش نہ کرے جو نہ طاقت سے باہر ہو یا وہ کام اس کو انتہائی ناپسند ہو کیونکہ اگرچہ عورت جبراً قہراً وہ کام کرے مگر اس کے دل میں ناگواری ضرور پیدا ہو جائے گی جس سے میاں بیوی کی خوش عزائی کی مرگی میں کچھ نہ کچھ تکلیفی ضرور پیدا ہو جائے گی جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ رفتہ رفتہ میاں بیوی میں انفاق پیدا ہو جائے گا۔

7- مرد کو چاہئے کہ عورت کی غلطیوں پر اصلاح کے لئے ردک ٹوک کرتا رہے توجہ اور غصہ کے انداز میں اور کبھی محبت اور پیار اور ہنسی خوشی کے ساتھ بھی بات چیت کرے۔ جو ہر وقت

اپنی مونچھ میں ڈنڈا باندھے پھرتے ہیں اور سوائے ڈانٹ پھٹکار اور مار پیٹ کے اپنی بیوی سے کبھی کوئی بات ہی نہیں کرتے تو ان کی بیویاں شوہروں کی محبت سے مایوس ہو کر ان سے نفرت کرنے لگتی ہیں اور جو لوگ ہر وقت بیویوں کا تازا اٹھاتے رہتے ہیں۔ اور بیوی لکھوں غلطیاں کرے مگر پھر بھی بھیگی بلی کی طرح اس کے سامنے میاؤں میاؤں کرتے رہتے ہیں ان لوگوں کی بیویاں گستاخ اور شوخ ہو کر شوہروں کو اپنی انگلیوں پر نیچاتی رہتی ہیں۔ اس سے شوہروں کو چاہئے کہ حضرت شیخ سعدی علیہ رحمۃ کے اس قول پر عمل کریں کہ

درختی و نرمی بہم در بہ است

چون قصد کہ جراح و مرہم نہ است

یعنی سختی اور نرمی دونوں اپنے اپنے موقع پر بہت اچھی چیز ہے جیسے قصد کھولنے والا کہ زخم بھی لگاتا ہے اور مرہم بھی رکھ دیتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ شوہر کو چاہئے کہ بہت ہی کڑوا بہت نہ بہت ہی میٹھا، بلکہ سختی اور نرمی دونوں پر موقع کی مناسبت سے عمل کرتا رہے۔

8- شوہر کو یہ بھی چاہئے کہ سفر میں جاتے وقت اپنی بیوی سے انتہائی پیار و محبت کے ساتھ ہنسی خوشی سے ملاقات کر کے مکان سے نکلے، اور سفر سے واپس ہو کر کچھ نہ کچھ سہان بیوی کے لئے ضرور اسے کچھ نہ ہوتا کچھ کھانا میٹھا ہی بیٹا آئے اور بیوی سے یہ کہے کہ یہ خاص تمہارے ہی لئے میں لایا ہوں۔ شوہر کی اس اداسے عورت کا دل بڑھ جائے گا اور وہ اس خیال سے بہت ہی خوش اور مگن رہے گی کہ میرے شوہر کو مجھ سے ایسی محبت ہے کہ وہ میری نظروں سے غائب رہنے کے بعد بھی مجھے یاد رکھتا ہے اور اس کو میرا خیال نگاہ رہتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس سے بیوی اپنے شوہر کے ساتھ کس قدر زیادہ محبت کرنے لگے گی۔

9- عورت اگر اپنے میکہ سے کوئی چیز لا کر یا خود بنا کر پیش کرے تو مرد کو چاہئے کہ اگر چہ وہ چیز بالکل ہی گھنیا درجے کی ہو، مگر اس پر خوشی کا اظہار کرے اور نہایت ہی تپاک اور انتہائی چاہ کے ساتھ اس کو قبول کرے۔ اور چند الفاظ تعریف کے بھی عورت کے سامنے کہہ دے تاکہ عورت

کادل بڑھ جائے اور اس کا حوصلہ بلند ہو جائے۔ خبردار خبردار عورت کے پیش کئے ہوئے تحفوں کو کبھی ہرگز نہ ٹھکرائے۔ نہ اس کو حقیر بتائے نہ اس میں عیب نکالے ورنہ عورت کادل ٹوٹ جائے گا ورنہ اس کا حوصلہ پست ہو جائے گا۔ یاد رکھو کہ ٹوٹا ہوا شیشہ تو جوڑا جاسکتا ہے مگر ٹوٹا ہوا دل بڑی مشکل سے جڑتا ہے ورنہ جس طرح شیشہ جڑ جانے کے بعد بھی اس کا داغ نہیں مٹتا اسی طرح توں ہو دس جڑ جائے پھر بھی دل میں داغ دھبہ باقی ہی رہ جاتا ہے۔

10- عورت اگر بیمار ہو جائے تو شوہر کا یہ اخلاقی فریضہ ہے کہ عورت کی غم خواری و ریتاری میں ہرگز ہرگز کوئی کوتاہی نہ کرے۔ بلکہ اپنی دلداری و دلجوئی اور بھائی دوز سے عورت کے دل پر یہ نقش بنھادے کہ میرے شوہر کو مجھ سے بے حد محبت ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ عورت شوہر کے اس احسان کو یاد رکھے گی اور وہ بھی شوہر کی خدمت رزاری میں اپنی جان نژادے گی۔

11- شوہر کو چاہئے کہ اپنی بیوی پر اعتماد اور بھروسہ کرے اور گھریلو معاملات اس کے سپرد کر دے تاکہ بیوی اپنی حیثیت کو پہچانے اور اس کا وقار اس میں خود اعتمادی پیدا کرے اور وہ بہت ہی دلچسپی اور کوشش کے ساتھ گھریلو معاملات کے انتظام کو سنبھالے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران اور محفظہ ہے اور اس معاملہ میں عورت سے قیامت میں خداوند قدوس پوچھ گچھ فرمائے گا

بیوی پر اعتماد کرنے سے یہ نادمہ ہوگا کہ وہ اپنے آپ کو گھر کے انتظامی معاملات میں ایک شعبہ کی ذمہ داریاں کرے گی اور شوہر کو بڑی حد تک گھریلو کمیزوں سے نجات مل جائے گی اور سکون و اطمینان کی زندگی نصیب ہوگی۔

12- عورت کا اس کے شوہر پر ایک حق یہ بھی ہے کہ شوہر عورت کے بستر کی رازداری باتوں کو دوسروں کے سامنے نہ بیان کرے بلکہ اس کو راز دہنا کر اپنے دل ہی میں رکھے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ خدا کے نزدیک بدترین شخص وہ ہے جو اپنی بیوی کے پاس جائے پھر اس کے پردہ کی باتوں کو لوگوں پر ظاہر کرے اور اپنی بیوی کو دوسروں کی

(مسلم شریف ج 1 ص 464)

13- شوہر کو چاہئے کہ بیوی کے سامنے آئے تو میلے کپیسے گندے کپڑوں میں نہ آئے بلکہ بدن اور لباس دستر وغیرہ کی صفائی ستھرائی کا خاص طور پر خیال رکھے۔ یونکہ شوہر جس طرح یہ چاہتا ہے کہ اس کی بیوی بناؤ سنگھار کے ساتھ رہے۔ اسی طرح عورت بھی یہ چاہتی ہے کہ میرا شوہر میلا کچیل نہ رہے۔ لہذا میاں بیوی دونوں کو ہمیشہ ایک دوسرے کے جذبات و احساسات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو اس بات سے سخت نفرت تھی کہ آدمی میلا کچیل بنا رہے اور اس کے بال الجھے رہیں۔ اس حدیث پر میاں بیوی دونوں کو عمل کرنا چاہیے۔

14- عورت کا اس کے شوہر پر یہ بھی حق ہے کہ شوہر عورت کی نفاست اور بناؤ سنگھار کا سامان یعنی صابون، تیل، کنکھی، مہندی، خوشبو وغیرہ فراہم کرتا رہے تاکہ عورت اپنے آپ کو صاف ستھری رکھ سکے اور بناؤ سنگھار کے ساتھ رہے۔

15- شوہر کو چاہئے کہ معمولی بے بنیاد باتوں پر اپنی بیوی کی طرف سے بدگمانی نہ کرے بلکہ اس معاملہ میں ہمیشہ احتیاط اور سمجھ داری سے کام لے۔ یاد رکھو کہ معمولی شہدت کی بنا پر بیوی کے اوپر الزام لگانا یا بدگمانی کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ کے دربار میں حاضر ہو کر کہا کہ میری بیوی کے شکم سے ایک بچہ پیدا ہوا ہے جو کالا ہے اور میرا ہم شکل نہیں ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ یہ بچہ میرا نہیں ہے۔ دیہاتی کی بات سن کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ کیا تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کیا کہ میرے پاس بہت زیادہ اونٹ ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارے اونٹ کس رنگ کے ہیں؟ اس نے کہا کہ سرخ رنگ کے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا ان میں کچھ خاکی رنگ کے بھی ہیں یا نہیں؟ اس نے کہا کہ جی ہاں کچھ اونٹ خاکی رنگ سے بھی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم بتاؤ کہ سرخ اونٹوں کی نسل میں خاکی رنگ کے اونٹ کیسے اور

کہاں سے پیدا ہو گئے؟ دیہاتی نے جواب دیا کہ میرے سرخ رنگ کے دونوں کے باپ داداؤں میں کوئی خاکی رنگ کا اونٹ رہا ہوا۔ اس کی رگ نے اس کو اپنے رنگ میں کھینچ لیا ہوگا۔ اس لئے سرخ و نٹوں کا بچہ خاکی رنگ ہوا گیا۔ یہ سن کر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ممکن ہے تمہارے باپ داداؤں میں بھی کوئی کاہن کا ہوا ہو۔ اور اس کی رگ نے تمہارے بچے کو کھینچ کر اپنے رنگ کا بنالیا ہو اور یہ بچہ اس کا شکل ہو گیا۔ (بخاری ج 2 ص 799)

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ محض نئی بات پر کہ بچہ اپنے باپ کا ہم شکل نہیں ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس دیہاتی کو ان کی اجازت نہیں دی کہ وہ اپنے اس بچے کے بارے میں یہ کہہ سکے کہ یہ میرا بچہ نہیں ہے۔ مگر اس حدیث سے ثابت ہوا کہ محض شبہ کی بنا پر اپنی بیوی کے اوپر اترام مگ دینا جائز نہیں ہے نہ بہت بڑا گناہ ہے۔

16۔ اگر میاں بیوی میں کوئی اختلاف یا بُدگی پیدا ہو جائے تو شوہر پر لازم ہے کہ طلاق دینے میں ہرگز ہرگز جلدی نہ کرے بلکہ اپنے غصہ کو مضبوط کرے اور غصہ اتر جانے کے بعد ٹھنڈے دماغ سے سوچ پھر کر اور لوگوں سے شورہ لے کر یہ غور کرے کہ کیا میاں بیوی میں نباہ کی کوئی صورت ہو سکتی ہے یا نہیں؟ مگر بنا درباہ کی کوئی شکل نکل آئے تو ہرگز طلاق نہ دے کیونکہ حقد کوئی اچھی چیز نہیں ہے۔ رسول ﷺ نے فرمایا ہے کہ حلال چیزوں میں سب سے زیادہ خدا کے نزدیک ناپسندیدہ چیز طلاق ہے۔

(ابو داؤد ج 1 ص 303 باب کراہۃ الطلاق کتبائی)

اگر خدا نخواستہ ایسی سخت ضرورت پیش آئے کہ حقد دینے کے سوا کوئی چارہ نہ رہے تو ایسی صورت میں طلاق دینے کی اجازت ہے۔ مگر نہ طلاق کوئی اچھی چیز نہیں ہے۔

بعض جاہل ذرا ذرا سی باتوں پر اپنی بیوی و طلاق دیتے ہیں اور پھر ہچکتاتے ہیں اور عالموں کے پاس جھوٹ بول بول کر مسئلہ پہنچتے پھرتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ غصہ میں طلاق دی تھی کبھی کہتے ہیں کہ حقد دینے کی نیت نہ تھی غصہ میں بد اختیار طلاق کا لفظ نکل گیا۔ کبھی

کہتے ہیں کہ عورت ماہواری کی حالت میں تھی۔ کبھی کہتے ہیں میں نے طلاق دی مگر بیوی نے طلاق لی نہیں۔ حالانکہ ان گنواروں کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس سب صورتوں میں طلاق پڑ جاتی ہے اور بعض تو ایسے بد نصیب ہیں کہ تین طلاقیں دے کر حواصت ہوتے ہیں کہ ایک ہی بار کہا تھا اور یہ کہہ کر بیوی کو رکھ بیٹے میں اور عمر بھر زنا کاری کے عہد میں پڑے رہتے ہیں۔ ان طامسوں کو اس کا احساس ہی نہیں ہوتا کہ تین طلاق کے بعد عورت بیوی نہیں رہ جاتی۔ بلکہ وہ ایک ایسی جنسی عورت ہو جاتی ہے کہ بغیر حلالہ کرانے اس سے دوبارہ نکاح بھی نہیں ہو سکتا۔ خداوند کریم ان لوگوں کو ہدایت دے۔ (آمین)

17۔ اگر کسی کے پاس دو بیویاں یا اس سے زیادہ ہوں تو اس پر فرض ہے کہ تمام بیویوں کے درمیان عدل اور برابری کا سلوک اور برتاؤ کرے۔ کھانے، پینے، مکان، سامان، روشنی، بناؤ، سنگار کی چیزوں پر غرض تمام معاملات میں برابری برتے۔ اسی طرح یہ بیوی کے پاس رات گزارنے کی باری مقرر کرنے میں بھی برابری کا خیال ملحوظ رکھے۔ یاد رکھو کہ اگر کسی نے اپنی تمام بیویوں کے ساتھ یکساں اور برابر سلوک نہیں کیا تو وہ حق اعباد میں گرفتار اور عذاب جہنم کا حق دار ہوگا۔

حدیث شریف میں ہے کہ ”جس شخص کے پاس دو بیویاں ہوں اور اس نے ان کے درمیان عدل اور برابری کا برتاؤ نہیں کیا تو دو قیمت کے دن میدان محشر میں اس حالت میں اٹھایا جائے گا کہ اس کا آدھا بدن مفلوج (لاٹ لگا ہوا) ہوگا۔“

(ترمذی ج ۱ ص 136)

18۔ اگر بیوی کے کسی قول و فعل، مدخوئی، سخت مزاجی، زبان دورانی وغیرہ سے شوہر کو کبھی کبھی اذیت اور تکلیف پہنچ جائے تو شوہر کو چاہیے کہ جب دخل اور برداشت سے کام لے۔ کیونکہ عورتوں کا نیز حائض، ایک فطری چیز ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ”عورت حضرت آدم علیہ السلام کی سب سے نیچلی پسلی سے

پید کی گئی ہے۔ اگر کوئی شخص میزھی پہلی کو سیدھی کرنے کی کوشش کرے گا تو پہلی کی ہڈی ٹوٹ جائے گی مگر وہ کبھی سیدھی نہیں ہو سکے گی۔ ٹھیک نہ طرح اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو بائبل ہی سیدھی کرنے کی کوشش کرے گا تو یہ ٹوٹ جائے گی۔ اگر عورت سے فائدہ اٹھانا ہے تو اس کے میزھے پن کے باوجود اس سے فائدہ اٹھا لو یہ بال سیدھی کبھی ہو ہی نہیں سکتی جس طرح میزھی پہلی کی ہڈی کبھی سیدھی نہیں ہو سکتی۔

(بخاری ج 2 ص 779)

19- شوہر کو چاہیے کہ عورت کے اخراجات نہ بارے میں بہت زیادہ بخیلی دروغی نہ کرے نہ حد سے زیادہ فضول خرچی کرے۔ اپنی من کو دیکھ کر بیوی کے اخراجات مقرر کرے نہ اپنی طاقت سے بہت کم نہ اپنی طاقت سے بہت زیادہ۔

20- شوہر کو چاہیے کہ اپنی بیوی کو گھرنے چھوڑ دے۔ بیوی کے اندر قید کر کے نہ رکھے کبھی کبھی وادین اور رشتہ داروں کے یہاں آنے جانے کی درست دیتا رہے اور اس کی سہیلیوں اور رشتہ داری والی عورتوں اور پڑوسیوں سے بھی ملنے جھٹنے پھینکے نہ لگائے۔ بشرطیکہ ان عورتوں کے میل جول سے کسی فتنہ و فساد کا اندیشہ نہ ہو اور ان باتوں کے میل ملاپ سے بیوی کے مددچس یا بد اخلاق ہو جانے کا خطرہ ہو تو ان عورتوں سے میل جول پر پابندی لگا دینا ضروری ہے اور یہ شوہر کا حق ہے۔

مسلمان عورتوں کا پردہ۔۔۔ اللہ و رسول کا حال، وصلی اللہ علیہ وسلم)۔ انسان فطرت کے تقاضوں کے مطابق مدکاری سے رہا رہا رہا کرنے کے لیے عورتوں کو پردے میں رکھنے کا حکم دیا ہے۔ پردے کی فرضیت اور اس کی بہت قرآن مجید اور حدیثوں سے ثابت ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں پر پردہ فرض فرمایا کہ۔

وَقَرْنَ فَاِنَّهُنَّ كُنَّ ذٰلَاۤتِمْ اَپنے اپنے گھروں کے اندر رہو۔ اور بے پردہ ہو
فِرَاحُ السَّعٰدَةِ کر باہر نہ نکلو جس طرح پہلے زمانے کے دور جاہلیت
الاولیٰ (پارہ 22 رکوع 1) میں عورتیں بے پردہ باہر نکل کر گھومتی پھرتی ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے صاف صاف عورتوں پر پردہ فرض کر کے یہ حکم دیا ہے کہ وہ
گھروں کے اندر رہا کریں اور زمانہ جاہلیت کی بے حیائی و بے پردگی کی رسم کو چھوڑ دیں۔ زمانہ
جاہلیت میں کفار عرب کا یہ دستور تھا کہ اس کی عورتیں خوب بے سنور کر بے پردہ نکلتی تھیں اور
بازاروں اور میلوں میں مردوں کے دوش بدوش گھومتی پھرتی تھیں اسلام نے اس بے پردگی اور
بے حیائی سے روکا۔ اور حکم دیا کہ عورتیں گھروں کے اندر رہیں اور بد ضرورت باہر نہ نکلیں اور اگر
کسی ضرورت سے انہیں گھر سے باہر نکلنا ہی پڑے تو زمانہ جاہلیت کے مطابق بناؤ سنگار کر کے
بے پردہ نہ نکلیں، بلکہ پردہ کے ساتھ باہر نکلیں۔

حدیث شریف میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ”عورت پردے
میں رہنے کی چیز ہے جس وقت وہ بے پردہ ہو کر باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو
جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔“ (ترمذی ج 1 ص 140)

اور ایک حدیث میں ہے کہ بناؤ سنگار کر کے اتر اتر کر چلنے والی عورت کی
مثال اس تاریکی کی ہے جس میں بالکل روشنی ہی نہ ہو۔“ (ترمذی ج 1 ص
139)

سی طرح حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ”حضور
قدس سرہ ﷺ نے فرمایا جو عورت خوشبو لگا کر مردوں کے پاس سے گزرے تاکہ
لوگ اس کی خوشبو سونگھیں وہ عورت بد چلن ہے۔“ (نسائی)

پیاری بہنو! آج کل جو عورتیں بناؤ سنگار کر کے اور عریاں لباس پہن کر خوشبو لگائے بلا پردہ
بازاروں میں گھومتی پھرتی ہیں اور سینما، تھیٹروں میں جاتی ہیں وہ ان حدیثوں کی روشنی میں اپنے

ہارے میں خود ہی فیصد کر لیں کہ وہ کون ہیں؟ اور کیسی ہیں؟ اور کتنی بڑی تہہ کار ہیں؟

اے اللہ کی بندہ یا تم خدا کے فضل سے مسلمان ہو۔ اللہ و رسول نے تمہیں ایمان کی دولت سے ماہاں کیا ہے۔ تمہارے ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ تم اللہ و رسول کے احکام کو سنو اور ان پر عمل کرو۔ اللہ و رسول نے تمہیں پردے میں رہنے کا حکم دیا ہے اس لئے تم کو لازم ہے کہ تم پردہ میں رہا کرو اور اپنے شوہر اور اپنے باپ داداؤں کی عزت و عظمت اور ان کے ناموس کو برہاد نہ کرو۔ یہ دنیا کی چند روزہ زندگی آتی فانی ہے یاد رکھو کہ ایک دن مرنے اور پھر قیامت کے دن اللہ و رسول کو منہ دکھانا ہے قبر اور حشم کے مذہبوں کو یاد کرو۔ حضرت خاتون جنت بی بی لا طحہ زہرا اور امت کی ماں یعنی رسول اللہ ﷺ کی مقدس بیویوں کے کٹش قدم پر چل کر اپنی دنیا و آخرت کو سنو رد اور خدا کے لئے یہود و نصاریٰ اور مشرکین کی عورتوں کے طریقوں پر چن چھوڑ دو۔

پردہ عزت ہے، بے عزتی نہیں۔ سن کل بعض محدث قسم کے دشمنان سلام مسلمان عورتوں کو یہ کہہ کر بہکایا کرتے ہیں کہ اسلام نے عورتوں کو پردہ میں رکھ کر عورتوں کی بے عزتی کی ہے اس لئے عورتوں کو پردوں سے نکل کر ہر میدان میں مردوں کے دوش بدوش کھڑی ہو جانا چاہیے۔ مگر پیاری بہنو! خوب چھی طرح سمجھ لو کہ ان مردوں کا یہ پردہ بیگانہ و اتنا گندہ اور گھناؤنا فریب اور احمق ہے کہ شاید شیطان کو بھی نہ سمجھا سونگا۔

اے اللہ کی بندہ یا تمہیں انصاف کرو کہ تمام کتاب میں کھلی پڑی رہتی ہیں اور بے پردہ رہتی ہیں مگر قرآن شریف پر ہمیشہ خلاف چڑھا کر اس کو پردے میں رکھا جاتا ہے تو بتاؤ کیا قرآن مجید پر خلاف چڑھانا یہ قرآن شریف کی عزت ہے یا بے عزتی؟ اسی طرح تمام دنیا کی مسجدیں نکلی اور بے پردہ رکھی گئی ہیں، مگر خانہ کعبہ پر خلاف چڑھا کر اس کو پردہ میں رکھا گیا ہے تو بتاؤ کیا کعبہ مقدسہ پر خلاف چڑھانا اس کی عزت ہے یا بے عزتی۔ تمام دنیا کو معلوم ہے کہ قرآن مجید و کعبہ معظمہ پر خلاف چڑھا کر ان دونوں کی عزت و عظمت کا حاتم کیا گیا ہے کہ تمام کتابوں میں سب سے افضل و اعلیٰ قرآن مجید ہے اور تمام مسجدوں میں افضل و اعلیٰ کعبہ معظمہ ہے۔ اسی طرح

مسلمان عورت کو پردہ کا حکم دے کر اللہ و رسول کی طرف سے نہایت کمال کیا گیا ہے کہ قوم کا لہجہ تمام عورتوں میں مسلمان عورت تمام عورتوں سے افضل و اعلیٰ ہے۔

بیماری، سوائے تھپی کوئی کافر کا فیصلہ کرنا ہے کہ اسلام نے مسلمان عورتوں کو پردہ میں رکھ کر ان کی عزت بڑھائی ہے یا نہ بڑھائی ہے۔

کن لوگوں سے پردہ فرض ہے "غیر محرم مرد و خوادہ جنس موصوہ رشتہ دار باہر رہتا ہو یہ سب۔ اندر مائیک سے پردہ کرنا عورت پر فرض ہے مگر مردوں سے نہ عورت سے محرم ہوں ان سے پردہ کرنا عورت پر فرض نہیں۔ محرم اور مرد ہیں جن سے عورت کا کالج بھی بھی اور جن صورت میں بھی جائز نہیں ہو سکتا۔ مثلاً باپ، چچا، ماما، بھائی، بھتیجی، بھانجا، پوتا، بھانجا، سرسٹاؤں سے پردہ فرض دینی نہیں ہے۔ غیر محرم مرد ہیں جن سے عورت کا کالج ہو سکتا ہے جیسے چچا، بھائی، ماما، بھائی، پھوپھی، خالو، بھائی، جیسے، دیوار وغیرہ یہ سب عورت سے غیر محرم ہیں اور ان سب لوگوں سے پردہ کرنا عورت پر فرض ہے۔

مسدوداں میں یہ بہت ہی جگہ "رند و شریعت روانی ہے کہ عورتیں اپنے دیواروں سے بالکل ہی پردہ نہیں کرتیں، بلکہ دیواروں سے فسی مذاق، ارمان کے ساتھ باقی پائی تک سرے کو برکتیں سمجھتیں، حالانکہ دیوار عورت کا محرم نہیں ہے نہ سے دوسرے تمام غیر محرم مردوں کی طرح عورتوں کو دیواروں سے بھی پردہ کرنا فرض ہے، جگہ حدیث شریف میں تو یہاں تک دیواروں سے پردہ کی تاکید ہے کہ "الحسنو الموت" یعنی دیوار عورت کے حق میں ایسا ہی خطا ہے جیسے کہ موت اور عورت کو دیوار سے اسی طرح دور بھاگنا چاہیے جس طرح دُست سے بھاگتے ہیں۔

(مشکوٰۃ ج 2 ص 268)

بہر حال خوب انھی طرح سمجھو کہ یہ غیر محرم سے پردہ فرض ہے۔ چائے دو جنس مرد و عورت اور دیوار، جیسے ہی غیر محرم ہیں ان سے بھی پردہ کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح کادو مشرکین کی عورتوں سے بھی مسلمان عورت کو پردہ کرنا چاہیے۔ اسی طرح بچوں، درندہ چلیں عورتوں

سے بھی پردہ کرنا لازم ہے اور ان کے غروں میں آنے جانے سے روک دینا چاہیے۔

مسئلہ عورت کا پیر بھی عورت کا غیر محرم ہے اس لئے مریدہ کو اپنے پیر سے بھی پردہ کرنا فرض ہے اور پیر کے لئے بھی یہ جائز نہیں کہ اپنی مریدہ کو بے پردہ دیکھے یا تنہائی میں اس کے پاس بیٹھے، بلکہ پیر کے لئے یہ بھی جائز نہیں کہ عورت کا ہاتھ پکڑ کر اس کو بیعت کرے۔ جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں کی بیعت کے متعلق فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام یأثمها الشيء إذا حاء لك المؤمست سے عورتوں کا متحن فرماتے تھے۔ جو عورت اس آیت میں ذکر کی ہوئی باتوں کا اقرار کریتی تھی تو آپ اس سے فرما دیتے تھے کہ میں سے تجھ سے یہ بیعت لے لی۔ یہ بیعت بذریعہ کلمہ ہوتی تھی خدا کی قسم کبھی بھی حضور کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے بیعت کے وقت نہیں لگا۔ (بخاری ج 2 ص 726)

بہترین شوہر کون ہے۔ شوہروں سے بارے میں اوپر لکھی ہوئی ہدایات کی روشنی میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ بہترین شوہر کون ہے تو اس سوال کا جواب یہ ہے کہ بہترین شوہر وہ ہے۔ 1۔ جو اپنی بیوی کے ساتھ نرمی، خوش خلقی اور حسن سلوک کے ساتھ پیش آئے۔

2۔ جو اپنی بیوی کے حقوق کو ادا کرنے میں کسی قسم کی غفلت اور کوتاہی نہ کرے۔

3۔ جو اپنی بیوی کا اس طرح ہو کر رہے کہ کسی جنسی عورت پر نگاہ نہ ڈالے۔

4۔ جو اپنی بیوی کو اپنے عیش و آرام میں برابر کا شریک سمجھے۔

5۔ جو اپنی بیوی پر کبھی ظلم اور کسی قسم کی بے جا زیادتی نہ کرے۔

6۔ جو اپنی بیوی کی تند مزاجی اور بد خلقی پر صبر کرے۔

7۔ جو اپنی بیوی کی خوبیوں پر نظر رکھے اور معمولی غلطیوں کو نظر انداز کرے۔

8۔ جو اپنی بیوی کی مصیبتوں، بیماریوں اور رنج و غم میں دل جوئی، ہتھکڑی و روقاداری کا

ثبوت دے۔

9- جو اپنی بیوی کو پردہ میں رکھ کر عزت و آبرو کی حفاظت کرے۔

10- جو اپنی بیوی کو دینداری کی تاکید کرتا رہے اور شریعت کی رو پر چلائے۔

11- جو اپنی بیوی اور اہل وعیال کو کما کر رزق حلال کھلائے۔

12- جو اپنی بیوی کے میکہ و انوں اور اس کی سہیلیوں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرے۔

13- جو اپنی بیوی کو ذلت و رسوائی سے بچائے رکھے۔

14- جو اپنی بیوی کے اخراجات میں بخیلی اور کجخوی نہ کرے۔

15- جو اپنی بیوی پر اس طرح کنٹرول رکھے کہ وہ کسی برائی کی طرف رخ بھی نہ کر سکے۔

4- عورت ماں بن جانے کے بعد

عورت جب صاحب اولہ اور بچوں کی ماں بن جائے تو اس پر مزید امداد ریوں کا بوجھ بڑھ جاتا ہے کیونکہ شوہر اور والدین وغیرہ کے حقوق کے علاوہ بچوں کے حقوق بھی عورت کے سر پر سوار ہو جاتے ہیں جن کو ادا کرنا ہر ماں کا فرض منصبی ہے۔ جو ماں اپنے بچوں کا حق نہ ادا کرے گی یقیناً وہ شریعت کے نزدیک بہت بڑی گنہگار اور ساج کی نظروں میں ذلیل و خوار ٹھہرے گی۔

بچوں کے حقوق :- 1- ہر ماں پر لازم ہے کہ اپنے بچوں سے پیار و محبت کرے اور ہر معاملہ میں ان کے ساتھ مشفقانہ برتاؤ کرے۔ اور ان کی دلجوئی و دوستی میں لگی رہے اور ان کی پرورش اور تربیت میں پوری پوری کوشش کرے۔

2- اگر ماں کے دودھ میں کوئی خرابی نہ ہو تو خود ماں اپنا دودھ اپنے بچوں کو پلائے کہ دودھ کا بچوں پر بڑا اثر پڑتا ہے۔

3- بچوں کی صفائی ستھرائی اور ان کی تندرستی و سلامتی کا خاص طور پر دھیان رکھے۔

4- بچوں کو ہر قسم کے رنج و غم اور تکلیفوں سے بچاتی رہے۔

5- بے زبان بچے اپنی ضروریات بتا نہیں سکتے۔ اس لئے ماں کا فرض ہے کہ بچوں کے

اشارات کو سمجھ کر ان کی ضروریات کو پوری کرتی رہے۔

6- بعض ، انہیں چلا کر یا بلی کی طرح بول کر، یا سپی کا نام لے کر، یا کوئی دھماکہ کر کے چھوٹے بچوں کو ڈرایا کرتی ہیں یہ بہت ہی بری باتیں ہیں۔ بار بار ایسا کرنے سے بچوں کا دل کمزور ہو جاتا ہے اور وہ بڑے ہونے کے بعد ڈرپوک ہو جایا کرتے ہیں۔

7- بچے جب کچھ بوسے لگیں تو ان کو چاہئے کہ انہیں بار بار اللہ و رسول کا نام مانے۔ ان کے سامنے بار بار کلمہ پڑھے یہاں تک کہ وہ کلمہ پڑھنا سیکھ جائیں۔

8- جب بچے بچپن تعلیم کے قابل ہو جائیں تو سب سے پہلے ان کو قرآن شریف اور دینیات کی تعلیم دلائیں۔

9- بچوں کو اسلامی آداب و خلاق اور دین و مذہب کی باتیں سکھائیں۔

10- اچھی باتوں کی رعیت دلائیں اور بری باتوں سے نفرت دلائیں۔

11- تعلیم و تربیت پر خاص طور پر توجہ کریں اور تربیت کا دھیان رکھیں کیونکہ بچے سادہ درق کے مانند ہوتے ہیں۔ سادہ کاغذ پر نقش و نگار بنائے جائیں وہ بن جاتے ہیں اور بچوں بچیوں کا سب سے پہلا مدرسہ ان کی گود ہے اس لئے ماں کی تعلیم و تربیت کا بچوں پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے۔ لہذا ہر ماں کا فرض منصبی ہے کہ بچوں کو اسلامی تہذیب و تمدن کے سانچے میں ڈھال کر ان کی بہترین تربیت کرے اگر ماں اپنے اس حق کو نہ ادا کرے گی تو گناہگار ہوگی۔

12- جب بچہ یا بچی سات برس کے ہو جائیں تو ان کو طہارت اور وضو و غسل کا طریقہ سکھائیں اور نماز کی تعلیم دے کر ان کو نمازی بنائیں اور پاکی و ناپاکی اور حلال و حرام اور فرض و سنت وغیرہ کے مسائل ان کو بتائیں۔

13- خراب ٹوکوں اور لڑکیوں کی صحبت، ان کے ساتھ کھینچنے سے بچوں کو روکیں اور کھیل ترشوں کے دیکھنے سے، ناچ گانے، سینما تھیٹر، وغیرہ لغویات سے بچوں اور بچیوں کو خاص طور پر بچائیں۔

14- ہر ماں باپ کا فرض ہے کہ بچوں اور بچیوں کو ہر برس کاموں سے بچائیں اور ان کو اچھے

کاموں کی رغبت درائیں تاکہ بچے اور بچیاں اسلامی آداب و اخلاق کے پابند اور ایمنداری و
دینداری کے جوہر سے آراستہ ہو جائیں اور صحیح معنوں میں مسلمان بن کر اسلامی زندگی بسر کریں۔

15۔ یہ بھی بچوں کا حق ہے کہ ان کی پیدائش کے ساتویں دن ماں باپ ان کا سر منڈا کر
بالوں کے وران کے برابر چاندی خیرات کریں اور بچے کا کوئی اچھا نام رکھیں۔ خبردار، خبردار ہرگز
بچوں اور بچیوں کا کوئی برا نام نہ رکھیں۔

16۔ جب بچہ پیدا ہو تو فوراً ہی اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں قامت
پڑھیں تاکہ بچہ شیطان کے فضل سے محفوظ رہے اور چھ بارہ وغیرہ کوئی مینھی چیز چبا کر اس کے
منہ میں ڈال دیں تاکہ بچہ شیریں زباں اور باا حلق ہو۔

17۔ نیا میوہ، نیا پھل، پہلے بچوں کو کھائیں پھر خود کھائیں کہ بچے بھی تازہ پھل جیسے
پھل کو نیا پھل دینا اچھا ہے۔

18۔ چند بچے بچیاں ہوں تو جو چیزیں سب کو یکساں اور برابر دیں، ہرگز کسی بیشمی نہ کریں
ورنہ بچوں کی حق تلفی ہوگی۔ بچیوں کو ہر چیز بچوں کے برابر ہی دیں بلکہ بچیوں کی دلجوئی و دینداری
کا خاص طور پر خیال رکھیں کیونکہ بچیوں کا دل بہت نازک ہوتا ہے۔

19۔ لڑکیوں کو لباس اور ریور سے آراستہ اور بتاؤ سنگار کے ساتھ رکھیں تاکہ وہ رغبت کے
ساتھ نکاح کا پیغام دیں ہاں اس کا حیاں رکھیں کہ دوزیورات کہیں کر رہ نہ نکلیں کہ چوروں ڈاکوؤں
سے جان کا خطرہ ہے۔ بچیوں کو بالاحاقوں پر نہ رہنے دیں کہ اس میں بے حیائی کا خطرہ ہے۔

20۔ حتیٰ الامکان بارہ برس کی عمر میں بچوں کی شادی کر دیں مگر خبردار ہرگز نسکی بددین یا بد
مذہب مثلاً رافضی، خارجی، وہابی، غیر مقلد، وغیرہ کے یہاں لڑکوں یا لڑکیوں کی شادی نہ کریں
ورنہ اولہ کی بہت بڑی حق تلفی ہوگی اور ماں باپ کے سروں پر بہت بڑے گناہ کا بوجھ ہوگا اور وہ
عذاب جہنم کے حقدار ہوں گے۔ اسی طرح فاسقوں، فاجروں، شرابیوں، بدکاروں، حرام کی کافی
کھانے والوں، سود خوروں اور ناجائز کام دھند کرنے والوں کے یہاں بھی لڑکوں اور لڑکیوں

کی شادیاں نہ کریں اور رشتہ طریش کرنے میں سب سے پہلے اور سب سے زیادہ مذہب اہستہ اور دیندار ہونے کا خاص طور پر دھیان رکھیں۔

اولاد کی پرورش کرنے کا طریقہ :- مہربان باپ کو یہ جان لینا چاہیے کہ بچپن میں جو اچھی یا بری عادتیں بچوں میں پختہ ہو جاتی ہیں وہ عمر بھر نہیں چھوٹی میں اس لئے ماں باپ کو لازم ہے کہ بچوں کو بچپن ہی میں اچھی عادتیں سکھائیں اور بری عادتوں سے بچائیں۔ جو لوگ یہ کہہ کر کہ اچھی بچہ ہے بڑا ہو گا تو ٹھیک ہو جاے گا۔ بچوں کو شر رتوں اور غلط عادتوں سے نہیں روکتے وہ لوگ درحقیقت بچوں کے مستقبل کو خراب کرتے ہیں اور بڑے ہونے کے بعد بچوں کے برے اخلاق اور گندی عادتوں پر روتے اور ماتم کرتے ہیں۔ اس سے نہایت ضروری ہے کہ بچپن ہی میں اگر بچوں کی کوئی شرارت یا بری عادت دیکھیں تو اس پر روک ٹوک کرتے رہیں بلکہ سختی کے ساتھ ڈانٹتے پنکارتے رہیں اور طرح طرح سے بری عادتوں کی برائیوں کو بچوں کے سامنے ظاہر کر کے بچوں کو ان خراب عادتوں سے نفرت دلاتے رہیں اور بچوں کی خوبیوں اور اچھی اچھی عادتوں پر خوب خوب شاباش جاری کران کا من بڑھائیں۔ بچہ چھ ماہ سے کر ان کا حوصلہ مند کریں۔ اس سے قبل بچوں کے حقوق کے بیان میں بچوں کے لئے بہت سی مفید باتیں ہم لکھ چکے ہیں۔ اب اس سے کچھ زائد باتیں بھی ہم لکھتے ہیں۔ ماں باپ پر لازم ہے کہ ان عادتوں کا خاص طور پر دھیان رکھیں تاکہ بچوں اور بچیوں کا مستقبل روشن اور شاندار بن جائے۔

1۔ بچوں کو دودھ پلانے اور کھانا کھلانے کے نئے وقت مقرر کر لو۔ جو عورتیں ہر وقت بچوں کو دودھ پلاتی یا جلدی جلدی بچوں کو دن رات میں بار بار کھانا کھلاتی رہتی ہیں ان بچوں کا ہاضمہ خراب اور معدہ کمزور ہو جایا کرتا ہے اور بچے قے اور دست کی بیماریوں میں مبتلا ہو کر کمزور ہو جایا کرتے ہیں۔

2۔ بچوں کو صاف ستھرا رکھو مگر بہت زیادہ ہٹاؤ سنگار مت کرو کہ اس سے اسٹنڈنگ نظر لگ جایا کرتی

3- بچوں کو ہر دم گود میں نہ لئے رہو بلکہ جب تک وہ بیٹھنے کے قابل نہ ہوں پائے میں زیادہ تر ملے رکھو اور جب وہ بیٹھنے کے قابل ہوں تو ان کو رفتہ رفتہ مسندوں اور ٹکیوں کا سہارا دے کر بیٹھانے کی کوشش کرو ہر دم گود میں لئے رہنے سے بچے کمزور ہو جایا کرتے ہیں اور وہ گود میں رہنے کی عادت پڑ جانے سے بہت دیر میں چلتے اور بیٹھتے ہیں۔

4- بعض عورتیں اپنے بچوں کو منھائی کثرت سے کھلایا کرتی ہیں۔ یہ سخت مضر ہے منھائی کھانے سے ذانت خراب اور معدہ کمزور اور بیٹھتے صحت وی بیماریاں اور پھوڑے پھسکی کا روگ بچوں کو لگ جاتا ہے۔ منھائیوں کی حد کم از کم بہت بچوں سے ت اچھی نڈا ہے۔

5- بچوں کے سامنے زیادہ کھانے کی برتنیاں کرتے رہو۔ اور ہر وقت کھاتے پیتے رہنے سے بھی بچوں کو عورت دتے رہو۔ مثلاً یوں کہا کرو کہ جو زیادہ کھاتا ہے وہ چنگلی و رہو ہوتا ہے اور ہر وقت کھانے پیتے رہا یہ نندوں کی عادت ت۔

6- بچوں کی ہر ضد پوری مت کرو کہ اس سے بچوں کا مزہ بگڑ جاتا ہے اور وہ ضدی ہو جاتے ہیں اور یہ عادت عمر بھر نہیں چھوٹی۔

7- بچوں کے ہاتھ سے اچھے دن دھوا اور پیسہ دیا کرو اسی طرح کھانے پینے کی چیزیں بچوں کے ہاتھ سے اس کے بھائی بہنوں کو یا دوسرے بچوں کو دیا کرو تاکہ سخاوت کی عادت ہو جائے اور خود غرضی اور نفس پروری کی عادت پیدا نہ ہو اور بچہ انجوس نہ ہو جائے۔

8- چلا کر رونے اور جواب دینے سے ہمیشہ بچوں کو روکو اس سے بچوں کو تو خوب خوب ذانت پھٹکا کر دو۔ ورنہ بڑی ہونے کے بعد بھی یہی عادت پڑی رہے گی تو نیٹے و سرسری دونوں جگہ سب کی نظروں میں آئیں و خوری رہے گی اور منہ پھٹ و بدتمیز ہونے لگی۔

9- غصہ کرنا اور بات بات پر روٹھ کر منہ پھلانا، بہت زیادہ اور بہت دور سے ہنسنا، خواہ مخواہ بھائی بہنوں سے لڑنا جھگڑنا، چغلی کھانا، گالی گستاخانہ حرکتوں پر لڑکوں اور صاحب کر لڑکیوں کو بہت زیادہ تنبیہ کرو۔ اس بری عادت کا پڑ جانا عمر بھر کے لئے رسوائی کا سامان ہے۔

10- اگر بچہ کہیں سے کسی کی کوئی چیز اٹھائے اگرچہ کتنی ہی چھوٹی چیز کیوں نہ ہو اس پر سب گھر والے خفا ہو جائیں اور سب گھر والے بچے کو چور، چور کہہ کر شرم دلائیں اور بچے کو مجبور کریں کہ وہ فوراً اس چیز کو جہاں سے وہ لایا ہے اسی جگہ اس کو رکھ آئے پھر چوری سے نفرت دلانے کے لئے اس کا ہاتھ دھوئیں اور کان پکڑ کر اس سے توبہ کرائیں تاکہ بچوں کے ذہن میں اچھی طرح یہ بات جم جائے کہ پرانی چیز لینا یہ چوری ہے اور چوری بہت ہی برا کام ہے۔

11- بچے غصہ میں اگر کوئی چیز توڑیں چوڑیں۔ یا کسی کو مار بیٹھیں تو بہت زیادہ ڈانٹو۔ بلکہ مناسب سزا دے تاکہ بچے پھر ایسا نہ کریں اس موقع پر لاڈ پیار نہ کرو۔

12- کبھی کبھی بچوں کو بزرگوں اور نیک لوگوں کی حکایتیں سنایا کرو مگر خبردار خبردار عاشقی معشوقی کے قصے کہانیاں بچوں کے کان میں نہ پڑیں۔ نہ ایسی کتابیں بچوں کے ہاتھوں میں دو جن سے اخلاق خراب ہوں۔

13- لڑکوں اور لڑکیوں کو ضرور کوئی ایسا ہنر سکھا دو جس سے ضرورت کے وقت وہ کچھ کم کر بسر وقات کر سکیں۔ مثلاً سدائی کا طریقہ، یا سوزہ بنیان، سویر بننا، یارسی بننا، یا چرند کا تانا، خبردار ان ہنر کی باتوں کو سکھانے میں شرم و عار محسوس نہ کرو۔

14- بچوں میں بچپن ہی سے اس بات کی عادت ڈالو کہ وہ اپنا کام خود اپنے ہاتھ سے کریں وہ اپنا ہتھوڑا خود اپنے ہاتھ سے بچھائیں اور صبح کو خود اپنے ہاتھ سے اپنا بستر لپیٹ کر اس کی جگہ پر رکھیں۔ اپنے کپڑوں اپنے رپوروں کو خود سنبھال کر رکھیں۔

15- لڑکیوں کو برتن دھونے اور کھانے پکانے، گھروں اور سمانوں کی صفائی ستھرائی اور سجاوٹ، کپڑا دھونے، کپڑا رنگنے، سینے پروانے کا سب کام باپ کو لازم ہے کہ بچپن ہی سے سکھانا شروع کر دے اور لڑکیوں کو محنت مشقت اٹھانے کی عادت پڑ جائے۔ اس کی کوشش کرنی چاہیے۔

16- ماں کو لازم ہے کہ بچوں کے دل میں باپ کا زور بٹھاتی رہے تاکہ بچوں کے دلوں میں باپ کا ڈر رہے۔

17- بچے اور بچیاں کوئی کام چھپ چھپ کر کریں تو ان کی روک ٹوک کرو کہ یہ اچھی عادت نہیں۔

18- بچوں سے کوئی محنت کا کام لیا نہ مشقِ زنوں کے سے لازم کرو کہ وہ کچھ دور دوڑ لیا کریں اور لڑکیاں چہرہ چلائیں یا چکی چیں تاکہ ان کی تندرستی ٹھیک رہے۔

19- بچوں اور بچیوں کو کھانے، پہننے اور دھوئیں سے ملنے دینے اور محضوں میں ٹھسے بیٹھنے کا طریقہ در سلیقہ کھاناں باپ کے سے ضروری ہے۔

20- چھپے میں تاکید کرو کہ بچے جدی جدی اور دھڑکتے ہوئے نہ چلیں اور نظر اوپر اٹھا کر یا ادھر دھڑکتے ہوئے نہ چلیں اور نہ بچ بڑک پر چلیں، جلد ہمیشہ سڑک کے کنارے چلیں۔

ماں باپ کے حقوق :- ہر مرد و عورت پر اپنے ماں باپ کے حقوق کو بھی ادا کرنا فرض ہے۔ خاص کر نیچے لکھے ہوئے چند حقوق کا تو بہت سی خاص طور سے دھیان رکھنا ہے حد ضروری ہے۔

1- خبردار، خبردار ہرگز اپنے کسی قول و فعل سے ماں باپ کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ دیں اگرچہ ماں باپ اولاد پر کچھ زیادتی بھی کریں، مگر پھر بھی اولاد پر فرض ہے کہ وہ ہرگز بھیجی اور کسی حال میں بھی ماں باپ کا دل نہ دکھائیں۔

2- اپنی برہت اور اپنے ہر عمل سے ماں باپ کی تعظیم و تکریم کرے اور ہمیشہ ان کی عزت و حرمت کا خیال رکھے۔

3- ہر جائز کام میں ماں باپ کے حکموں کی فرماں برداری کرے۔

4- اگر ماں باپ کو کوئی بھی حاجت ہو تو جان و مال سے ان کی خدمت کرے۔

5- اگر ماں باپ اپنی ضرورت سے اولاد کے مال و سامان میں سے کوئی چیز لیں تو

خبردار ہرگز برا نہ مانیں، نہ اظہارِ ناراضگی کریں، بلکہ یہ سمجھیں کہ میں اور میرا مال سب ماں باپ ہی کا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ایک شخص سے یہ فرمایا کہ

انت و غالت لابنت یعنی تو اور تیرا ماں سب تیرے باپ کا ہے۔

6۔ ماں باپ کا انتقال ہو جائے تو اوپر پر ماں باپ کا یہ حق ہے کہ ان کے لئے مغفرت کی دعائیں کرتے رہیں اور اپنی غلطی عبادتوں اور خیرات کا ثواب ان کی روحوں کو پہنچاتے رہیں کھانوں اور شیرینی وغیرہ پر فاتحہ در کر ان کی ارواح و ایصال ثواب کرتے رہیں۔

7۔ ماں باپ کے دوستوں اور ان کے ملنے جلنے والوں کے ساتھ احسان اور اچھا برتاؤ کرتے رہیں۔

8۔ ماں باپ کے ذمہ جو قرض ہو اس کو ادا کریں یا جن کاموں کی وہ وصیت کر گئے ہوں ان کی وصیتوں پر عمل کریں۔

9۔ جن کاموں سے زندگی میں ماں باپ کو تکلیف ہوا کرتی تھی ان کی وفات کے بعد بھی ان کاموں کو نہ کریں کہ اس سے ان کی روحوں کو تکلیف پہنچے گی۔

10۔ کبھی کبھی ماں باپ کی قبروں کی زیارت کے لئے بھی جایا کریں۔ ان کے مزاروں پر فاتحہ پڑھیں، سلام کریں اور اس کے لئے دعا مغفرت کریں۔ اس سے ماں باپ کی ارواح کو خوش ہوگی اور فاتحہ کا ثواب فرشتے نور کی تھایوں میں رکھ کر ان کے سامنے پیش کریں گے اور ماں باپ خوش ہو کر اپنے بیٹے بیٹیوں کو دعائیں دیں گے۔ وادا، دادی، نانا، نانی، چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ وغیرہ کے حقوق بھی ماں باپ ہی کی طرف سے ہیں۔ یوں ہی بڑے بھائی کا حق بھی باپ ہی جیسا ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ

حق کیسیر الانحیوة حق یعنی بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائی پر ایسا
الوالد علی ولده ہے جیسا کہ باپ کا حق بیٹے پر ہے۔

(مشکوٰۃ ج 2 ص 421 بحوالہ)

اس زمانے میں بڑے اور بڑیاں ماں باپ کے حقوق سے بالکل ہی جاہل اور غافل ہیں۔ ان کی تعظیم و تکریم اور فرہاں برداری و خدمت گزاری سے منہ موڑے ہوئے ہیں بلکہ کچھ تو اتنے بڑے

بدبخت و ناموفق ہیں۔ ماں باپ کو اپنے قوں و فعل سے ادیت اور تکلیف دیتے ہیں ورس طرح
 گمراہیہ میں مبتلا ہو کر قبر قبر و غضب جبار میں گرفتار اور عذاب جہنم کے حق دار بن رہے ہیں۔

حوب یاد رکھو کہ تم اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا برا جو سلوک بھی کرو گے ویسا ہی سلوک
 تمہاری او، دیکھی تمہارے ساتھ کرے گی وریہ بھی جان لو کہ ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک
 کر کے رزق میں ترقی اور عمر میں خیر و برکت نصیب ہوتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول
 ﷺ کا فرمان ہے جو ہرگز بھی غلط نہیں ہو سکتا اس بات پر ایمان رکھو کہ

بزار فلسفیوں کی جنسیں چنان مد

نبی کی بات بدلتی نہ تھی نہیں مد

رشتہ داروں کے حقوق :- اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں اور حضور نبی اکرم ﷺ

نے حدیث شریف میں بار بار رشتہ داروں کے ساتھ احسان اور تجھے برتاؤ کا حکم فرمایا ہے لہذا
 ان لوگوں کے حقوق کو بھی ادا کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر لازم اور ضروری ہے خاص طور پر ان
 چند باتوں پر عمل کرنا تو لازمی ہے۔

1۔ اگر اپنے عزیز و اقربا مفلس و محتاج ہوں اور کھانا کھانے کی طاقت نہ رکھتے ہوں تو اپنی
 طاقت بھر در اپنی گنجائش کے مطابق ان کی مالی مدد کرتے رہیں۔

2۔ کبھی کبھی اپنے رشتہ داروں کے یہاں آتے جاتے بھی رہیں اور ان کی خوشی اور غمی میں
 ہمیشہ شریک رہیں۔

3۔ خیردار، خیردار، ہرگز کبھی رشتہ داروں سے قطع تعلق کر کے رشتہ کو نہ کاٹیں۔ رشتہ داری
 کاٹنے کا بہت بڑا گناہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ

لا ینحل النحلۃ فاطع یعنی اپنی رشتہ داریوں سے قطع تعلق کرنے والا

(مشکوٰۃ 2 ص 419 مجہدی) جنت میں نہیں داخل ہوگا

مگر رشتہ داروں کی طرف سے کوئی تکلیف بھی پہنچ جائے تو اس کو مکرہ اور پھر بھی ان سے میل جول و تعلق کو برقرار رکھنا بہت بڑے ثواب کا کام ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو تم سے تعلق کاٹ لے تم اس سے بڑبڑکو اور جو تم پر ظلم کرے اس کو معاف کر دو اور جو تمہارے ساتھ بدسلوکی کرے تم اس کے ساتھ بدسلوکی کرتے رہو۔

اور ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے آدمی اپنے اہل و عیال کا محبوب بن جاتا ہے اور اس کی مادداری بڑھ جاتی ہے اس کی عمر میں درازی و برکت ہوتی ہے۔ (مشکوٰۃ ج 2 ص 420 تہذیبی)

ان حدیثوں سے سبق ملتا ہے کہ رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا کتنا بڑا اجر و ثواب ہے اور دنیا و آخرت میں اس کے فوائد و منافع کس قدر بڑے ہیں اور رشتہ داروں کے ساتھ بدسلوکی اور ان سے تعلق کاٹ لینے کا گناہ کتنا بھیانک اور مہلک ہے اور دونوں جہاں میں اس کا نقصان و وبال کس قدر زیادہ خطرناک ہے۔ اس لئے کہ مرد و عورت پر لازم ہے کہ اپنے رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے، اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا خاص طور پر دھیان رکھے۔ یاد رکھو کہ شریعت کے احکام پر عمل، یہی مسلمان کے لئے دونوں جہان میں صلاح و نفع کا سامان ہے۔ شریعت کو چھوڑ کر کبھی کوئی مسلمان دونوں جہاں میں پہنچ نہیں سکتا۔

جو لوگ ذرا ذرا سی باتوں پر اپنی بہنوں، بیٹیوں، پھوپھیوں، ماما، ماموں، چچاؤں، بھتیجیوں، بھینجیوں وغیرہ سے یہ کہہ کر قطع تعلق کر دیتے ہیں کہ آج سنہ تیرا رشتہ داروں نہیں اور تو بھی میرا رشتہ دار نہیں اور پھر سلام کلام، ملنا جھن بندا کر دیتے ہیں تک کہ رشتہ دار کی شادی و غمی کی تقریبات کا بایکاٹ کر دیتے ہیں۔ حد ہو گئی کہ بعض دہب پنے قریبی رشتہ داروں کے جنازہ اور کفن و دفن میں بھی شریک نہیں ہوتے تو ان حدیثیں روشنی میں تم خود ہی فیصلہ کر دو کہ یہ لوگ کتنے بڑے بد بخت حرام نصیب اور گناہگار ہیں، تو بہ نعوذ باللہ)

پڑوسیوں کے حقوق :- اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اور اس کے پیارے رسول ﷺ نے حدیثوں میں ہماری اور پڑوسیوں کے بھی کچھ حقوق مقرر فرمائے ہیں جس کو ادا کرنا ہر مسلمان مرد و عورت کے لئے لازم و ضروری ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

وَالْحَادِی الْقُرْبَىٰ وَالْحَادِی الْمُسْتَضِیٰ
النَّجَبِ نیک سلوک اور اچھا برتاؤ رکھو۔

اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام مجھ کو ہمیشہ پڑوسیوں کے حقوق سے بارے میں قصہ دیتے رہے، یہاں تک کہ مجھے یہ خیال ہونے لگا کہ شاید عنقریب پڑوسی کو آپ پڑوسی کا وارث ٹھہرا دیں گے۔ (مشکوٰۃ ج 2 ص 422 جہانی)

ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ ایک اہل حصور مدینہ الصلوٰۃ والسلام وضو فرما رہے تھے تو میں نے کرم آپ کے وضو کے دھوون کو لوٹ لوٹ کر اپنے چہروں پر مٹنے گئے۔ یہ منظر دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ تم لوگ یہاں کیوں کرتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا کہ ہم لوگ اللہ و رسول کی محبت کے جذبے میں یہ کر رہے ہیں۔ یہ سن کر آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس کو یہ بات پسند ہو کہ وہ اللہ و رسول سے محبت کرے یا اللہ و رسول اس سے محبت کریں اس کو لازم ہے کہ وہ ہمیشہ ہر بات میں سچ بولے اور اس کو جب کسی چیز کا امین بتایا جائے تو وہ امانت کو ادا کرے اور اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ وہ شخص کامل درجے کا مسلمان نہیں جو خود پیٹ بھر کر کھالے اور اس کا پڑوسی بھوکا رہ جائے۔

(مشکوٰۃ ج 2 ص 424 جہانی)

بہر حال اپنے پڑوسیوں کے سب سے مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

1- اپنے پڑوسی کے دکھ سکھ میں ہمیشہ شریک رہے اور بوقت ضرورت اس کی ہر قسم کی امداد بھی کرتا رہے۔

2- اپنے پڑوسیوں کی خبر گیری و ران کی خیر خواہی اور بھلائی میں ہمیشہ لگا رہے۔

3- کچھ بدیوں اور حقوں کا بھی نہیں رہنے چاہیے حدیث شریف میں ہے کہ جب تم لوگ شور بہ پکڑو تو اس میں کچھ زیادہ پانی ڈالو۔ سب کو بڑھا دے کہ تم لوگ اس کے ذریعہ اپنے پڑوسیوں کی خبر گیری اور اس کی مدد (رسول (مٹان 1 ص 171 مٹھائی)

عام مسلمانوں کے حقوق :- جان پہنچنے کے اپنے رشتہ داروں کے علاوہ مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہر مسلمان کے ہر مسلمان کی کچھ حقوق ہیں۔ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ ان کو ادھر کرے۔ اس حقوق میں سے یہ ہیں۔

1- ملاقات کے وقت ہر مسلمان اپنے مسلمان بھائیوں کو سلام کرے اور مرد سے اور عورت عورت سے مصافحہ کرے تو یہ بہت ہی چھوٹی چیز نہیں ہے۔ مگر اس کا دعویٰ رہے کہ کانراں، مشرکوں اور مرتدوں کی عمر جو تیسے شاپ پینے اور اس قسم کے گناہوں میں مشغول رہنے والوں کو دیکھے تو ہرگز ہرگز ان کو سلام نہ کرے، یہ تو کسی کو سلام دینا یہ اس کی تظہیر ہے۔ "حدیث شریف میں ہے کہ جب دو مسلمان کسی فتنہ کی تظہیر کرتے ہیں تو غضب الہی سے عرش کا پ کر مل جاتا ہے۔

2- مسلمانوں کے سلام کا جواب دے۔ یہ تو سلام نہ سنتا ہے اور سلام کا جواب دینا واجب ہے۔

3- مسلمان چھینک کر "الحمد للہ" کہے تو "یمنہ" کہہ کر اس کا جواب دے۔

4- کوئی مسلمان بیمار ہو جائے تو اس کی دعا کرے۔

5- اپنی طاقت بھر ہر مسلمان کی خیر خواہی کرے۔

6- مسلمانوں کی نماز جنازہ اور ان کے فیہ تکبیر ہو۔

7- ہر مسلمان کا مسلمان ہونے کی حیثیت سے زواج کرے۔

8- کوئی مسلمان دعوت دے تو اس کی دعوت اس کرے۔

9- مسلمان کے میہوں کی پردہ پوشی کرے۔ اس کو احرام کے ساتھ اس میہوں سے باز

رہنے کی نصیحت کرے۔

10- اگر کسی بات میں کسی مسلمان سے رنجش ہو جائے تو تین دن سے زیادہ اس سے سلام و کلام بند نہ رکھے۔

11- مسلمانوں میں جھگڑا ہو جائے تو صلح کر دے۔

12- کسی مسلمان کو جانی یا مال نقصان نہ پہنچائے، نہ کسی مسلمان کی بروری بڑی کرے۔

13- مسلمانوں کو اچھی باتوں کا حکم دیتا رہے اور بری باتوں سے منع کرتا رہے۔

14- ہر مسلمان کا تحفہ قبول کرے اور خود بھی اس کو کچھ تحفہ میں دیا کرے۔

15- اپنے سے بڑوں کا ادب و احترام اور اپنے سے چھوٹوں پر رحم و شفقت کرتا رہے۔

16- مسلمانوں کی جائز سفارشوں کو قبول کرے۔

17- جو بات اپنے لئے پسند کرے وہی ہر مسلمان کے لئے پسند کرے۔

18- مسجدوں یا مجلسوں میں کسی مسلمان کو فحاشی کر اس کی جگہ نہ بیٹھے۔

19- راستہ بھولے ہوئے کو سیدھا راستہ بتائے۔

20- کسی مسلمان کو لوگوں کے سامنے ذلیل و رسوا نہ کرے۔

21- کسی مسلمان کی غیبت نہ کرے۔ اس پر بہتان نہ لگائے۔

انسانی حقوق :- بعض ایسے حقوق بھی ہیں جو ہر آدمی کے برآوی ہیں، خواہ کھو وہ

کافر ہو یا مسلمان، نیکو کار ہو یا بدکار۔ ان حقوق میں سے چند یہ ہیں۔

1- بلا خطا ہر گز کسی انسان کی جان و مال کو نقصان نہ پہنچائے۔

2- بلا کسی شرعی وجہ کے کسی انسان کے ساتھ بدزبانی و سخت کاری نہ کرے۔

3- کسی مصیبت زدہ کو کچھے یا کسی کو بھوک پیاس یا بیماری میں مبتلا پائے تو اس کی مدد

کرے، کھانا پانی دیدے اور علاج کر دے۔

4- جن جن صورتوں میں شریعت نے سزاؤں یا لڑائیوں کی اجازت دی ہے ان صورتوں

میں فہم اور خبر و ارادہ سے زیادہ نہ ہو جسے اور سب پر ظلم نہ کرے۔ یہ ثابت اسلام میں متعدد فقہاء کی
 دے ہم انہیں کا اسان پر حق ہے جو انسانی حیثیت سے ایک دوسرے پر لازم ہے۔
 حدیث شریف میں ہے کہ۔

الرَّحْمَنُ بِرَحْمَتِهِمُ الرَّحْمَنُ يَتَنَزَّلُ فِي رَحْمِهِمْ فَيَكُونُ رَحْمَةً لِّهِمْ
 اِرْحَمُوا مَن فِي الْاَرْضِ كُلِّ زَمِيْنٍ اِنَّمَا رُزِقُوا تَوَّاسًا وَالْاَنَامُ
 بِرَحْمَتِكُمْ مِّنْ فِى السَّمَاءِ اَنْتُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ

(رواد ابو داود) (مشکوٰۃ ج 2 ص 425 کتابی)

اور ایک دوسری حدیث میں رحمت اللعالمین سبقت لے گیا ہے کہ
 الخلق عباد اللہ فی حب یعنی تمام مخلوق میں میں سے جو اس کی پرورش
 العین الی اللہ من احسن النعمان تملک میں سب سے زیادہ
 لی عبالہ سے برائے ہوئے ہیں جو اس کی پرورش میں ہیں

(مشکوٰۃ ج 2 ص 425 کتابی) حقوق کے ساتھ سب سے بڑے

جانوروں کے حقوق۔ اللہ تعالیٰ رحمت سے اور انہیں ہے اور اس کے

پیادے رسول رحمت اللعالمین ہیں۔ اس لئے اسلام جو انہیں بھیجے ہو اور رسول کا یہ دین ہے
 وہ رحمت اللعالمین ہے اس لئے اس دین میں جو وہ بھیجے ہو حقوق میں جن کا ادا کرنا
 مسلمان پر ضروری ہے۔ جانوروں کے چند حقوق یہ ہیں۔

- 1۔ جن جانوروں کا گوشت حلال ہے اس کو کھانا اور پینا حلال ہے۔
- 2۔ جن جانوروں کا گوشت حلال ہے اس کو بھی سناٹے سے نہ موبدہ محض تقویٰ
 سے بہ ضرورت قتل کرے جیسا کہ بعض شکاری دیر سے یا دن بھر سے شکار سے نہیں
 کر سکتے بلکہ شکار چیتے میں یعنی محض میں ورنہ جانوروں کا خون کرتے ان کو ضائع کر
 دیتے ہیں۔ یہ شہادت میں جائز نہیں ہے۔

کہ راستہ تنگ ہو جائے۔ یوں ہی راستہ چلتے دوں کا مذاق نہ اڑائیں نہ ان کی تحقیر اور عیب جوئی کریں نہ دوسری کسی قسم کی تکلیف پہنچیائیں۔

3- ہرگز رنے دے کے سلام کا جواب دیتے رہیں۔

4- راستہ چھٹنے والوں کو اچھی باتیں بتاتے رہیں۔

5- خلاف شریعت اور بری باتوں سے لوگوں کو منع کرتے رہیں۔

(بخاری کتاب الاستیذان ص 920)

حقوق کو ادا کرو، یا معاف کرالو: ہر کسی کا تہہ رہے اور پر کوئی حق تھا اور تم میں کو کسی وجہ سے وہ نہیں کر سکتے تو ضرور حق دائر کرنے کے قابل کوئی چیز ہو مثلاً کسی کا تہہ رہے اور پر قرض ہو گیا تھا تو اس حق کو ادا کرنے کی تین صورتیں ہیں یا تو خود حق والے اس کا حق دے دو، یعنی جس سے قرض لیا تھا یہی قرض دے دو، یا اس سے قرض معاف کر دو اور اگر وہ شخص مر گیا ہو تو اس کے ورثوں کو اس کا حق یعنی قرض ادا کر دو اور اگر وہ حق دائر کرنے کی چیز نہ ہو بلکہ معاف کرنے کے قابل ہو مثلاً کسی کی غیبت کی سو یا کسی پر تمست لگائی ہو تو ضروری ہے کہ اس شخص سے اس کو معاف کرادو اگر کسی وجہ سے حق دائروں سے اس کے حقوق و معاف کرنا نہ آئے گا یہ ادا کرنا۔ مثلاً صاحب حق مر چکے ہوں تو اس لوگوں کے لئے عیش و بخشش کی دھارتا رہے اور نقد توں سے تو پہلا استفادہ کرتا رہے تو امید ہے کہ قیامت کے ان بد حالی صاحبان حق کو بہت زیادہ اجر و ثواب دے کر اس بات کے لئے راضی کر دے گا کہ وہ اپنے حقوق و معاف کر دیں۔

اور اگر تہہ رہے کوئی حق دوسروں پر ہو اور اس حق کے ملنے کی امید ہو تو برائی کے ساتھ ساتھ نہ کرتے رہو اور اگر وہ شخص مر گیا ہو تو بہت سی باتیں کہتے ہیں کہ اپنے حق و معاف کر دو انشاء اللہ تو قیامت کے دن اس کے بدلے میں بہت بڑا اور بہت زیادہ اجر و ثواب ملے گا۔ (امد توں اعلیٰ)

عام طور پر لوگ بندوں کے حقوق دائر کرنے کی کوئی اہمیت نہیں سمجھتے حالانکہ بندوں کے حقوق کا معاملہ بہت ہی اہم و نہایت ہی سنگین اور بے حد خوف ناک ہے بلکہ ایک حیثیت سے دیکھا

جائے تو حقوق اللہ (اللہ کے حقوق) سے زیادہ حقوق العباد (بندوں کے حقوق) سخت ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو ارحم الراحمین ہے۔ وہ اپنے فضل و کرم سے اپنے بندوں پر رحم فرما کر اپنے حقوق معاف فرمادے گا، مگر بندوں کے حقوق کو بندہ تعالیٰ اس وقت تک نہیں معاف فرمائے گا جب تک بندے اپنے حقوق کو معاف نہ کر دیں لہذا بندوں کے حقوق کو دیکھ کر یا معاف کر لینا بے حد ضروری ہے ورنہ قیامت میں بڑی مشکلوں کا سامنا ہوگا۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور اکریم ﷺ نے یہ مدت صحابہ کرام سے فرمائی کہ یہ تم لوگ جاتے ہو کہ مجلس اس شخص ہے تو میری کرامت اس شخص کے پاس دربار اور دوسرے مال و سامان نہ ہوں وہی مجلس ہے تو حضور علیہ صلوٰۃ و سلام سے فرمایا کہ میری امت میں اہل درجے کا مجلس، مجلس ہے کہ اوقیامت کے دن ہمارا دروازہ اور دروازے کی نیلیوں کو کے درمیان میں آئے گا، مگر اس کا یہ حال ہوگا کہ اس نے اپنے کسی کو گناہی کوئی کسی پادشہ کی کوئی کسی ہاں صاف یہ ہوگا کہ اس کا خون بہا ہوگا، اس کو مار ہوگا تو یہ سب حقوق دے اپنے حقوق کو طلب کریں گے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیلیوں میں سے تمام حقوق ان لوگوں کے حقوق کے برابر نیلیوں دے گا۔ اگر اس کی نیلیوں سے تمام حقوق ان لوگوں کے حقوق نہ آوا ہوئے بلکہ نیلیاں ختم ہوئیں اور حقوق باقی رہ گئے تو اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ تمام حقوق ان لوگوں کے منہ اس کے سر پر آوا، چنانچہ سب حق و لوں کے گناہوں کو یہ سر پر نچاے گا پھر جہنم میں ڈال دیا جائے گا تو یہ مجلس سب سے بڑا مجلس ہوگا۔ (مشکوٰۃ صفحہ 2 ص 435)

اس سے انتہائی ضروری ہے کہ یہ تو حقوق کو دیکھ کر یا معاف کرالو ورنہ قیامت کے اس حقوق والے تمہاری سب نیلیوں کو چھین میں سے اور ان کے منہوں کا بوجھ تمہارے سر پر لئے کر جہنم میں جاوے گا۔ خدا کے لئے سوچو کہ تمہاری بیسی و بیسی اور مفلسی کا قیامت میں کیا حال ہوگا۔



بیوہ عورتوں کا نکاح

مسلمانوں میں ہندوؤں کے میل جول۔ جہاں بہت سی بیوہ اور سبوں کا رواج اور چل ہو گیا ہے ان میں سے ایک رسم یہ بھی ہے کہ بھارت کے نکاح کو برا اور مار بکھتے ہیں اور خاص کر بچے کو شریف ملانے والے مسلمان ان میں بہت زیادہ رقت ریتیں جاتے ہیں اور عقلاً جیسا پسند نکاح ویسا دوسرا۔ ان دونوں میں نہ سمجھا جاتی طاقت اور بیوقوفی بد شرعہ کا جہالت ہے۔ عورتوں کی ایسی بری حالت۔ خود دوسرا نکاح کرنا یا دوسروں کو اس کی رغبت دینا تو درکنار کوئی اندک کی ہندی اند دوسرے غم و اپنے سرور نکھوں پر لے کر دوسرا نکاح کر لیتی ہے تو دوسرے بھارت کی نظر سے لگی جاتی ہے اور عورتیں بات بات پر اس کو ملعون سے رد میل کرتی ہیں۔ یاد رکھو کہ دوسری رت والی عورتوں کو اختیار نہ ملتا ہے نکاح نکاحی کو برا جانتا ہے بہت بڑا گناہ ہے جس میں نہ سمجھنے میں غم کا خوف ہے یہ بد شرعیت کے کسی حکم کو عیب سمجھنا اور اس کے کرنے والے کو بد شرعیت۔ کون نہیں جانتا کہ ہندو رسوں علیہ السلام کی جتنی بیبیاں تھیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوا کوئی نہ تھیں۔ یہ ایک بیوہ نکاح ان کے پہلے ہو چکے تھے تو کیا خوز۔ ہاں امت مسلمہ کی ماؤں کو ذلیل یا بد شرعیت ہے تو بے غور ہاں

بہر حال یاد رکھو کہ بیوہ عورتوں سے نکاح رسول خدا ﷺ کی سنت ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی کسی چھوڑی ہوئی اور مہلت کو زندہ اور جاری کرے اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا لہذا مسلمان مردوں اور عورتوں کو جب ہے کہ اس بیوہ کو دنیا سے مٹا دیں اور اندھ دوسروں کی خوشنودی کے لئے بیوہ کو نکاح ضرور کرادیں اور ان بچہ کی دھیری ہندی کی بندہ کی کو بیگی اور تباہی ویرانی سے بڑا ایک سو شہیدوں کا ثواب حاصل کریں اور بیوہ عورتوں کو بھی لازم ہے کہ اندھ دوسروں کے حق پر پنے سر اور آنکھوں پر رکھتے ہوئے بغیر کسی شرم اور

مٹھیں یہی نئی دپاے تو جو ب میں آپ نے فرمایا کہ اس کے سے بھی یہی ثواب ہے۔
(مشکوٰۃ ج 2 ص 433 صحیح المطالع)

ماں باپ کی خدمت

حصہ راہِ سید نے ارشاد فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا تو میں سے سارے ماں دلی شخص
تین مجید قات کر رہا ہے۔ جب میں نے دریافت کیا کہ یہ قات کون سے ہیں تو
وشتوں نے بتایا کہ یہ آپ کے صحابی حارث بن نعمان ہیں۔ انھوں نے فرمایا کہ اے میرے
محبوب! مجھ کو یہ نئیوکاری اور یہاں جوتے اچھے سوک جا رہے۔ حضرت حارث بن نعمان رضی
اللہ عنہ سب عٹوں سے زیا و بھتہ بن سوک اپنی ماں کے ساتھ مرتے تھے۔ (مشکوٰۃ ج 2 ص
419 صحیح المطالع)

اور دوسری حدیث میں ہے کہ خدائی خوشی باپ کی خوشی میں اور خدا کی ناراضگی باپ کی
ناراضگی میں ہے۔

(مشکوٰۃ ج 2 ص 419)

بنیاں جہنم سے پردہ بنیں

حضرت عاشر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میرے پاس ایک عورت اپنی دو بیویوں کے
کے بھیک مانگنے کے لئے آئی تو ایک کھجور کے سوا اس نے میرے پاس کچھ نہیں پایا۔ وہی ایک
کھجور میں نے اس کو دے دی تو اس نے اس ایک کھجور کو اپنی انوں بیٹیوں کے درمیان تقسیم کر
دیا اور خود میں کھایا اور چلی گئی۔ اس کے بعد جب رسول اللہ ﷺ مکان میں تشریف لے گئے اور
میں نے اس واقعہ کا تذکرہ حضور سے کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس بیٹیوں کے ساتھ
جتنا کیا گیا اور اس نے ان بیٹیوں کے ساتھ اچھا سوک کیا تو یہ بنیاں اس کے لئے جہنم سے
پردہ اور آئیں جائیں گی۔

(مشکوٰۃ ج 2 ص 421 صحیح المطالع)

انسان کی تیس غلطیاں

- (1) اس خیال میں ہمیشہ ٹھن رہنا کہ جوئی اور تدرستی ہمیشہ رہے گی، (2) مسیتوں میں رہے صبر بن کر بیچ پکار کرنا۔ (3) اپنی عقل و سب سے بڑھ کر بھنا (4) ٹٹن و حقیر سمجھنا (5) بیماری و ممانی سمجھ کر شروع میں علاج نہ کرنا (6) اپنی رہے پر عقل نہ کرنا (7) مشورہ و نصیحت نہ کرنا (8) بیکار میں خوش رہنا اور روزی کی تلاش نہ کرنا (9) اپنا راز کسی کو نہ کہنا (10) آدمی سے زیادہ خرچ کرنا (11) دلوں کی تلخیوں میں شریک نہ ہونا (12) امداد کی امید نہ کرنا (13) والدین کی خدمت نہ کرنا اور اپنی اس خدمت کی امید نہ کرنا (14) کسی کام کو اس خیال سے اچھا چھوڑ دینا کہ پھر کسی وقت نکل کر سبھا جائے گا (15) شخص سے مدد کی کرنا اور دوسرے سے اپنے سے نیکی کی توقع نہ کرنا (16) کمراسوں کی صحت میں ممانہ بننا (17) دینی عمل و صالح کی تلقین کر کے تو اس پر حسیان نہ دینا (18) خود کو امداد و حلال کا خیال نہ کرنا (19) جھوٹی قسم حاکم جھوٹ جو کرنا جو کما کر اپنی تجارت و فروغ دینا (20) علم دین اور دینداری کو عزت نہ سمجھنا (21) خود کو دوسروں سے بہتر سمجھنا (22) فتنیوں اور سائلوں کو اپنے دروازہ سے دھکا دے کر بھگا دینا (23) ضرورت سے زیادہ بات چیت نہ کرنا (24) اپنے پڑوسیوں سے بگاڑ کرنا (25) بادشاہوں اور امیروں کی دقت پر ہنسا کرنا (26) خود کو بخدا کسی کے گھر بیوی و معاشات میں دخل دینا (27) بغیر سچے سمجھے بات نہ کرنا (28) تین دن سے زیادہ کسی کا صحنہ نہ کرنا (29) اپنے گھر کا بید و سروں پر غلام کرنا (30) ہر شخص کے سامنے اپنے دکھ و روزیاں نہ کرنا۔

سلیقہ ارام کی چند باتیں

1- رات کو دروازہ بند کرتے وقت کے اندر اچھی طرح دیکھ بھاں لو کہ کوئی اجنبی یا کتابچی اندر تو نہیں رہ گیا ہے۔ یہ عادت ڈالنے سے انشاء اللہ تعالیٰ گھر میں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

2- گھر اور گھر کے تمام سامانوں پر ستھرا رکھو اور ہر چیز کو اس کی جگہ پر رکھو

3- سب گھر والے آپس میں ایسے ایسے کتلاں چیز نکالیں جگہ رہے گی پھر سب گھر والے اس کے پابند ہو جائیں کہ جب اس چیز کو اس سے اٹھائیں تو استعین رکے پھر ہی جگہ رکھ دیں تاکہ ہر آدمی کو بغیر پوچھے اور دہندے وہ مل جایا کرے اور ضرورت کے وقت تلاش کرنے کی حاجت نہ پڑے۔

4- گھر کے تمام برتنوں کو دھوا ہونی یا صاف یا حلق پر لٹا کر رکھ دو اور پھر دوبارہ اس برتن کو استعمال کرنا ہو تو پھر اس برتن کو دھوئے استعمال نہ کرو۔

5- کوئی جھون برتن یا غذا یا اسو برتن ہرگز نہ رکھ دیا کر دھوئے یا غذاؤں اور دواؤں سے آلودہ برتنوں میں جرثومہ ہو کر طرحت طرحت کی بیماریوں کے پیدا ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔

6- اندھیرے میں بلا دیکھے ہوں نہ پانی پیو نہ کھانا کھاؤ۔

7- گھر یا آگن کے راستہ میں پانی یا کرسی یا برتن یا کوئی سامان مت ڈالو یا بٹو۔ یہ کرنے سے بعض دفعہ روز کی عادت مطبق بے کھٹکے چھ آنے والے کوٹھو کر ضرور لگتی ہے اور بعض مرتبہ تو سخت چوٹیں بھی لگ جاتی ہیں۔

8- صراحی کے منہ یا حوٹے زرا سے منہ لگا کر ہرگز بھی پانی نہ پیو یہ تکہ اولاً تو یہ خلاف تہذیب ہے۔ دوسرے یہ خطرہ ہے زہاں یا ٹوٹی میں کوئی ایسا کمزرا چھپا ہو اور وہ پانی کے ساتھ پیٹ یا حلق میں چلا جائے۔

9- ہفتہ یا دس دنوں میں ایک دن گھر کی مکمل صفائی کے لئے مقرر کر لو کہ اس دن سب کام دھندابند کر کے پورے مکان کی صفائی کر لیں۔

10- دن رات بیٹھے رہنا یا ہنگ پر سوئے یا لیٹے رہنا تندرستی کے لئے بے حد نقصان دہ ہے۔ مردوں کو صاف اور کھلی سو، میں کچھ چل پھرینا اور عورتوں کو چھ مہنت کا کام ہاتھ سے کر لینا تندرستی کے لئے بہت ضروری ہے۔

11- جس جگہ چند آدمی بیٹھے ہوں اس جگہ بیٹھ کر نہ تھو کو نہ کھنکھار نہ کالو، نہ ناک صاف کرو کہ یہ خلاف تہذیب بھی ہے اور دوسروں کے لئے گھن پیدا کرنے والی چیز ہے۔

12- داس یا نچل یا آستین سے ناک صاف نہ کرو، نہ ہاتھ منہ ان چیزوں سے نہ نچو کیونکہ یہ بُندی ہے اور تہذیب کے خلاف بھی۔

13- جوتی اور پہن یا بستر استعمال سے پہلے جھڑ لیا کرو مگر نہ کوئی موڈی یا نور بیٹھا ہو جو بے خبری میں تمہیں ڈس لے۔

14- مچھائے بچوں کو کھلاتے کھلاتے بھی ہرگز ہرگز اچھال اچھال کر نہ کھاؤ، خدا نخواستہ ہاتھ سے پھوٹ جائے تو بچے کی جان خطہ د میں پڑ جائے گی۔

15- بچہ دروازہ میں نہ بیٹھا کر سب سے آنے جانے والوں کو تکلیف ہوگی اور خود تم بھی تکلیف اٹھاؤ گے۔

16- اگر پوشیدہ جھبوں میں کسی کے پھوڑا پھنسی یا دروازہ ہو تو اس سے یہ نہ پوچھو کہ یہاں ہے اس سے خواہ مخواہ اس کو شرمندگی ہوگی۔

17- پاخانہ یا غسل خانہ سے سر بند یا تہبند یا سازھی باندھتے ہوئے ہار مت نکلے۔ بلکہ اندری سے باندھ کر باہر نکلے۔

18- جب تم سے کوئی شخص کوئی بات پوچھے تو پہلے اس کا جواب دو پھر دوسرے کام

میں لگو۔

19- جو بات کسی سے کہو یا کسی کا جواب دو تو صاف صاف بولو اور استنہ زور سے بولو کہ سامنے واں اچھی طرح سن لے اور تمہاری باتوں کو سمجھ لے۔

20- زبان بند کر کے ہاتھ یا سر کے اشاروں سے کچھ کہنا یا کسی بات کا جواب دینا یہ خلاف تہذیب اور حماقت کی بات ہے۔

21- اگر کسی کے بارے میں کوئی پوشیدہ بات کسی سے کہنی ہو اور وہ شخص اس مجلس میں موجود ہو تو آنکھ یا ہاتھ سے بار بار اس کی طرف اشارہ مت کرو کہ ناحق اس شخص کو طرح طرح سے شبہات ہوں گے۔

22- کسی کو کوئی چیز دینی ہو تو اپنے ہاتھ سے اس کے ہاتھ میں دو یا برتن میں رکھ کر اس کے سامنے پیش کر دو، دور سے پھینک کر کوئی چیز کسی کو مت دیا کرو۔ شاید اس کے ہاتھ میں نہ پہنچ سکے اور زمین پر گر کر ٹوٹ پھوٹ جائے تو خراب ہو جائے۔

23- اگر کسی کو پٹکھا جھوٹو اس کا خیال رکھو کہ اس کے سر یا چہرہ یا بدن کے کسی حصہ میں پٹکھا لگنے نہ پائے اور پٹکھے کو استنہ زور سے بھی نہ جھد کرو کہ تم خود یا دوسرے پریشان ہو جائیں۔

24- میسے پزے جو دھوپ کے یہاں جانے والے ہوں گھر میں ادھر ادھر زمین پر پڑا اور بکھر نہ رہے دو، بلکہ مکان کے کسی کونے میں گدڑی کا ایک معمولی بکس رکھ لو اور سب میسے کپڑوں کو اسی میں جمع کرتے رہو۔

25- اپنے اپنی کپڑوں اور کتابوں کو کبھی کبھی دھوپ میں ستھایا کرو تاکہ کیڑے مکوڑے کپڑوں اور کتابوں کو کاٹ کر خراب نہ کر سکیں۔

26- جہاں کوئی آدمی بیٹھا ہو وہاں سرد و غبار والی چیزوں کو نہ جھارو۔

27- کسی دکھ یا پریشانی یا غم و بیماری وغیرہ کی خبروں کو بہتر اس وقت تک نہیں کہنا چاہئے

جب تک اس کی خوب اچھی طرح تحقیق نہ ہو جائے۔

28- کھانے پینے کی کوئی چیز کھلی مت رکھو ہمیشہ ڈھانک کر رکھ کر دو اور کھپوں کے چٹھنے

سے بچاؤ۔

29- دوڑ کر یا مت اور پراٹھ کر نہیں چلنا چاہئے اس میں بہت سے خطرات ہیں۔

30- چلنے میں پاؤں پورا اٹھ کر اور پورا پاؤں زمین پر رکھ کر چل کر دو بیچوں یا اڑھمی کے بل

چلنا یا پاؤں ٹکھینے ہوئے چلنا یہ بد تہذیبی کے علاوہ خطرناک بھی ہے۔

31- کپڑا پہنے پہنے نہیں سینا چاہیے۔

32- سر کسی پراطمینان مت کر یا کرو جب تک کسی کو ہر طرح سے بار بار آ رہا نہ لو۔ اس کا

اعتبار مت کر یا کرو، خاص کر اکثر شہروں میں بہت سی عورتیں کوئی حاجن صاحبہ بنی ہوئی

کعبہ کا عناق لئے ہوئے کوئی تھوڑا ننڈے، جہاز پھوٹ کرتی ہوئی گھروں میں گھسٹی پھرتی

ہیں اور عورتوں کے مجمع میں بیٹھ کر اللہ و رسول کی باتیں کرتی ہیں۔ خبردار ان عورتوں کو ہرگز

گھروں میں آنے ہی مت دو رو دارے ہی سے والیہ کر دو۔ ایسی عورتوں نے بہت سے

گھروں کا صفایا کر ڈالا ہے۔ ان عورتوں میں بعض چوروں اور ڈاکوؤں کی مخبر بھی ہوا کرتی

ہیں جو گھر کے اندر گھس کر سارا ماحول دیکھ جاتی ہیں پھر چوروں اور ڈاکوؤں کو ان کے گھروں

کا حال بتا دیتی ہیں۔

33- جہاں تک ہو سکے کوئی سودا سامان ادا کر مت منگایا کرو اور اگر مجبوری سے منگایا کرو اور

اگر مجبوری سے منگانا ہی پڑ جائے تو دھم پوچھ کر تاریخ کے ساتھ لکھ لو ورنہ جب روپیہ تمہارے پاس

آجائے تو فوراً ادا کر دو رہائی یاد پر بھروسہ مت کرو۔

34- جہاں تک ہو سکے خرچ چلانے میں بہت زیادہ نفاذیت سے کام لو اور روپیہ پیسہ بہت سی

تفہیم سے اٹھاؤ بلکہ جتنا خرچ کے لئے رقم کو ملے اس میں سے کچھ بچا لیا کرو۔

35- جو عورتیں بہت سے گھروں میں آیا جایا کرتی ہیں جیسے دھوبن ٹائمن وغیرہ ان نے سامنے

ہرگز ہرگز اپنے گھر کے اختلاف اور جھگڑوں کو مت بیان کرو کیونکہ ایسی عورتیں گھروں کی باتیں دس گھروں میں کہتی پھرتی ہیں۔

36- کوئی مرد تمہارے دروازے پر آ کر تمہارے شوہر کا دوست یا لڑے دار ہونا ظاہر کرے تو ہرگز اس کو اپنے مکان کے اندر مت بلاؤ۔ نہ اس کا کوئی سامان اپنے گھر میں رکھو نہ اپنا کوئی قیمتی سامان اس کے سپرد کرو۔ ایک غیر آدمی کی طرح کھانا وغیرہاں کے لئے باہر بھیج دو جب تک تمہارے گھر کا کوئی مرد اس کو پہچان نہ لے ہرگز اس پر ہمارے مت کرو نہ گھر میں آنے دو۔ ایسے لوگوں نے بہت سے گھروں کو لوٹ لیا ہے اسی طرح اگر بے پہچانا ہوا آدمی گھر پر آ کر یا سفر میں کوئی کھانے کی چیز دے تو ہرگز مت کھاؤ والا کوہرمانے پر واہ مت کرو۔ بہت سے سفید پوش ٹھگ نشہ والی یا زہریلی چیز کھلا کر گھر والوں یا مسافروں کو لوٹ لیتے ہیں۔

37- محبت میں اپنے بچوں کو بلا بھوک کے کھانا مت کھاؤ نہ اصرار کر کے لباہ کھاؤ کہ ان دونوں صورتوں میں بچے بیمار ہو جاتے ہیں جس کی تکلیف تم کو اور بچوں دونوں اٹھنی پڑتی ہے۔

38- بچوں کے لئے گرمی سردی کے کپڑوں کا خاص طور پر دھیان لازمی ہے۔ بچے سردی گرمی لگنے سے بیمار ہو جایا کرتے ہیں۔

39- بچوں کو ماں باپ بلکہ دادا کا نام بھی یاد کرادو اور کبھی کبھی پوچھا کر دتا کہ یاد رہے۔ اس میں یہ فائدہ ہے کہ اگر خدا نخواستہ بچہ کھو جائے اور کوئی اس سے پوچھے کہ تیرے ماں باپ کا کیا نام ہے؟ تیرے ماں باپ کون ہیں؟ تو اگر بچہ کو نام یاد ہوں گے تو بتا دے گا پھر کون نہ کوئی اس کو تمہارے پاس پہنچا دے گا یا تمہیں بلا کر بچہ تمہارے سپرد کر دے گا اور اگر بچے کو ماں باپ کا نام یاد نہ رہا تو بچہ یہی کہے گا کہ میں ابابا یا اماں کا بچہ ہوں، کچھ خبر نہیں کہ کون ابا! کون اماں!

40- چھوٹے بچوں کو اکیلا چھوڑ کر گھر سے باہر نہ چلی جایا کرو۔ ایک مدت بچے کے آگے کھانا رکھ کر باہر چلی گئی بہت سے کوڑوں نے بچے کے آگے کا کھانا جھین کر کھا لیا اور

چونچ مار مار کر بچے کی آنکھ بھی پھوڑ ڈالی۔ اسی طرح ایک بچے کو بلی نے اکیلا پا کر اس قدر نوچ ڈالا کہ بچہ مر گیا۔

41- کسی کو ٹھہرانے یا کھانا کھلانے پر بہت زیادہ اصرار مت کرو بعض مرتبہ اس میں مہمان کو الجھن یا تکلیف ہو جاتی ہے پھر سوچو کہ بھلا ایسی محبت سے کیا فائدہ جس کا انجام نفرت اور الحرام ہو۔

42- وزن یا خطرہ والی کوئی چیز کسی آدمی کے اوپر سے اٹھا کر مت دیا کرو خدا نخواستہ وہ چیز ہاتھ سے چھوٹ کر آدمی کے اوپر گر پڑی تو اس کا انجام کتنا خطرناک ہوگا؟

43- کسی بچہ یا شاگرد کو سزا دینی ہو تو موٹی لکڑی یا ناٹک گھونسہ سے مت مارو خدا نخواستہ اگر کسی نازک جگہ چوٹ لگ جائے تو کتنی بڑی مصیبت سر پر آن پڑے گی۔

44- اگر تم کسی کے گھر مہمان جاؤ اور کھانا کھا چکے ہو تو جاتے ہی گھر والوں سے کہہ دو کہ ہم کھانا کھا کر آئے ہیں، کیونکہ گھر والے لحاظ کی وجہ سے پوچھیں گے نہیں اور چپکے چپکے کھانا تیار کر لیں گے اور جب کھانا سامنے آ گیا تو تم نے کہہ دیا کہ ہم تو کھانا کھا کر آئے ہیں تو سوچو کہ اس وقت گھر والوں کو کتنا افسوس ہوگا۔

45- مکان میں اگر رقم یا زیور وغیرہ دفن کر رکھا ہے، تو اپنے گھروں میں سے جس پر بھروسہ ہو اس کو بتادو ورنہ شاید تمہارا اچانک انتقال ہو جائے تو وہ زیور یا رقم ہمیشہ زمین ہی رہ جائے گی۔

46- مکان میں جلتا چراغ یا آگ چھوڑ کر باہر مت چلے جاؤ۔ چراغ اور آگ کو مکان سے نکلتے وقت بجھا دیا کرو۔

47- اتنا زیادہ مت کھاؤ کہ چوڑن کی جگہ بھی پیٹ میں باقی نہ رہ جائے۔

48- جہاں تک ممکن ہو رات کو مکان میں تنہا مت رہو خدا جانے رات میں کیا اتفاق پڑ جائے؟ لا چاری اور مجبوری کی تو اور بات ہے، مگر جہاں تک ہو سکے مکان میں رات کو اکیلے نہیں

49- اپنے ہنر پر ناز نہ کرو۔

50- برے وقت کا کوئی ساتھی نہیں ہوتا اس لئے صرف خدا پر بھروسہ رکھو۔

کارآمد تدبیریں

- 1- پلنگ کی پاکیتی میں اجوائن کی پونلیاں باندھنے سے اس پٹے کے کھنل بھاگ جائیں گے۔
- 2- اگر چھردانی میسر نہ ہو اور گرمیوں کے موسم میں چھتر یا تنگ کریں تو بستر پر جا بجا تلسی کے پتے پھیلا دیں چھتر بھاگ جائیں گے۔
- 3- لکڑی میں کیل ٹھوکتے ہوئے لکڑی کے پھٹنے کا خطرہ ہو اس کیل کو پہلے صابون میں ٹھوکنے کے بعد لکڑی میں ٹھوکنا چاہئے اس طرح لکڑی نہیں پھٹے گی۔
- 4- کاغذی لیموں کا رس اگر دن میں چند بار پی لیں تو میرباؤ نہ ملے گی۔
- 5- نو سے بچنے کے لئے تیز دھوپ میں سفر کرتے وقت جیب میں ایک پیاز رکھ لینا چاہئے۔
- 6- ہیضہ کے حملہ سے بچنے کے لئے سرکہ، لیموں اور پیاز کا کثرت استعمال کرنا چاہئے۔
- 7- ہنریوں کو جلد گلانے اور آنے میں خیر جلد آنے کے لئے زبوزہ کے چھلکوں کو خوب سکھا لیں اور اس کو باریک پس کر سفوف تیار کر لیں۔ پھر اسی سفوف ہنریوں میں جلد گلانے کے لئے ڈالیں اور آنے میں خیر جلد آنے کے لئے تھوڑا سفوف آسانی ڈال دیا کریں۔
- 8- روغن زیتون دانتوں پر ملنے سے مسوزھے اور ہلے ہوئے الت مضبوط ہو جاتے ہیں۔
- 9- بھگی آرہی ہو تو لوٹک کھا لینے سے بند ہو جاتی ہے۔
- 10- سر میں جوئیں پڑ گئی ہوں تو ست پودینہ صابون کے پانی میں حل کر کے سر میں ڈالیں اور سر کو خوب دھوئیں، دو تین مرتبہ ایسا کر لینے سے کل جوئیں مر جائیں گی۔
- 11- لیموں کی پھانک چہرہ پر کچھ دنوں ملنے اور پھر صابون سے دھو لینے سے چہرہ کے کیل مہاسے دور ہو جاتے ہیں۔
- 12- پیدل چلنے کی وجہ سے اگر پاؤں میں تھکن زیادہ معلوم ہو تو نمک ملے ہوئے گرم پانی

میں کچھ دیر پاؤں رکھ دینے سے تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے۔

13۔ لیموں کو اگر بھول میں گرم کر کے پنجوڑیں تو عرق آسانی کے ساتھ دو گنا نکلے گا۔

14۔ آگ سے جل جائیں تو جطے ہوئے مقام پر فوراً روشنائی لگائیں یا چونے کا پانی ڈالیں یا

بروزہ کا تیل لگائیں یا شکر سفید پانی میں گھول کر لگائیں۔

